

نور علی بن حسین بن علی بن ابی طالب

سوره سوری ذکر کرامات خواجه جلال الدین محمد بن علی بن ابی طالب

و قاتل

و قاتل

و قاتل

و قاتل

و قاتل

و قاتل

و قاتل

و قاتل

اطلاع۔ اس مجمع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جس کی ضرورت معمول ہر ایک شاہنشاہ کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے سامنے دلائل سے نشانگان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمتیں بھی ارزان ہیں اس کتاب کے قیام کے تین صفحہ جو سادہ ہیں ان میں بعض کتب تواریخ انبیاء و اولیاء وغیرہ کی درج کر رہے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب جو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کا رفاہ سے قدر و افون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

گنجینہ سرور سی۔ سرور گنج تاریخ

ولادت و وفات اولیاء اللہ اور سلاطین ہند

اسلامی کا ذکر ہوا از مفتی غلام سرور لاہوری۔

دبستان مذاہب۔ اعتقادات مذاہب

کا بیان مصنفہ باسم نامہ نگار۔

چند القلوب فارسی۔ مصنفہ شاہ

عبدالحق دہلوی۔

حیات القلوب۔ نوادر کتب معتبرہ

امامیہ سے جو بہت سندی مصنفہ قدوة العلماء

لامحمد باقر مجلسی تین جلد۔

۱۔ جلد۔ میں احوال انبیاء کا بانشاد و رواۃ

از آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

بہت شریح و مبسط کے ساتھ۔

۲۔ جلد۔ خاص احوال باہر تین نمبر از ان

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں درمیان معجزات و غزوات۔

۳۔ جلد۔ بیان امامت و اثبات امامت

ہو کہ اثبات عشرہ سلوات اللہ علیہم۔

کتب تواریخ انبیاء و اولیاء فارسی

عجائب القصاص۔ انبیاء و احوال معجزات

مصنفہ مولوی عبد الواحد۔

خزینۃ الامم فیہا۔ اسمین احوال انبیاء و سلاطین

و انکہ گیارہ و صحابہ کرام جو درجہ بدر و اولیاء اللہ

سالمک و مجذوب خانوادہ حضرت قادریہ شریف

و ہر مریہ اور مصنفہ خانوادہ سے بین تفاوت و

تواریخ و تراوی سب کا ذکر ہے جو بڑی جامع کتاب ہے

و جلد میں مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

۱۔ جلد۔ میں چار خیرین میں احوال انبیاء

و انکہ و صحابہ تا سائر اولیاء سیدہ ام علیہا

مجددی تک۔

۲۔ جلد۔ پانچون خیرین از حال شیخ دوم

تا حال ششانی شاہ لاہوری۔

روضۃ الصفا۔ بڑی عمدہ کتاب متداول ہے

مانند سچ سیارہ کے سات جلد ہیں مصنفہ خواجہ

سیر الاقطاب۔ ذکر کرامات و معجزات عبادات

اولیاء اللہ مصنفہ شاہ اللہ بیہ۔

تواریخ احوال انبیاء و اهل بیت

قصص الانبیاء - موسوم به ترجمه الانبیاء از مولوی محمد طاهر

ایضا - خرد

عجائب القصص - بسو کتاب و کلمات

انبیاء و اولیائین مرتبه مولوی خیر الدین - دو جلد

از جلد - میں حالات آنحضرت اور اہل بیت

تافہ سکنہ فی القوس

جلد - میں تمام ذکر حضرت ختم المرسلین صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم

تاریخ حبیب اکبر - احوال حضرت از ولادت

تا وفات - مصنف مولوی عنایت اللہ

فتوحات واقدی - عالیہ ترجمہ کا ترجمہ

اردو چار حصہ

۱ - حصہ - میں معاری الرسول

۲ - حصہ - میں فتوح الشام

۳ - حصہ - میں فتوح مصر

۴ - حصہ - میں فتوح العجم

یہ مجموعہ کتاب عربی میں مصنف حضرت واقدی

تھا جس کا ترجمہ اردو میں بعبارت مجلس عام فہم

فرمایا - ترجمہ مولوی شہادت علی خان رشید مدنی

ترجمہ فقط معاری الرسول - موسوم بہ

معاری الصادقہ

ترجمہ فتوح الشام و فتوح مصر - یک جلد

ترجمہ فتوح العجم - موسوم بہ فتوح عرب

حدیثہ الاولیاء - اولیاء اللہ کا ذکر ہر قسم کا

مولانا مفتی غلام سرور

مذکرہ ذوالخفا و منہج - غلامہ فتوح الشام

و مصر و العجم و کتب حکیمہ ایمان علی

تاریخ سلاطین فارسی

الکبرنامہ - کائنات و قحط و مہج و تاریخ و فتر

۱ - و فتر - میں ذکر ولادت اکبر شاہ

۲ - و فتر - میں انتقامات اور وضع تاریخ

جدید الہی و غیرہ

۳ - و فتر - میں فتوحات ملکی مصنف و مدونہ

شیخ ابوالفضل وزیر اکبر شاہ

آمین اکبری - ہر سہ و فتر با تصدیقات

و نقشہ جات ہر زمین کسی و ہندوستان و چین و ہندو

۱ - آئین - خزینہ آبادی و خزینہ جواہر

و دار الفرب و غیرہ

۲ - آئین - ہر کار نامہ متعلقہ صوبہ کے

۳ - آئین - متفرقات مصنف و مدونہ

شیخ ابوالفضل وزیر خاقان اکبر شاہ

تاریخ فرشتہ - کامل مشہور و مشہور تاریخ کی کتاب

میں میں حالات لڑکان و سلاطین ہند تائید

اکبر شاہ و شیخ و سبہم قوم بہ مصنفہ صاحبہ قاسم

شہزاد شاہ اشتہار آبادی دروہلہ ہر جلد ص ۱۰۰
طبقات اکبری - اس کتاب میں زمانہ
سبکدلیں سے تا عصر ملال الدین محمد اکبر بادشاہ
مفصل احوال جو سات طبقہ میں مصنفہ مولانا
افغان الدین احمد -

۱۔ طبقہ - ذکر سلاطین دہلی -

۲۔ طبقہ - ذکر سلاطین دکن -

۳۔ طبقہ - ذکر سلاطین جوینور -

۴۔ طبقہ - ذکر سلاطین مالوہ -

۵۔ طبقہ - ذکر سلاطین بلوچستان -

۶۔ طبقہ - ذکر سلاطین سندھ -

۷۔ طبقہ - ذکر سلاطین قلات -

حدیثۃ الاقا لیم - بادشاہوں اور اہل کمالوں

کا احوال اور ملکوں کا جزا فیہ تبوہج و تصریح

لکھا ہوا کہ کیفیت تہذیب و تاویب سرکشان

ہند کی خوب لکھی ہوئے نقشہ نشی و نشی حسین -

تہذیب و تہذیب - کہ جو نفس نفیس خود

جو انگیر بادشاہ نے ہر ایک روپہ و کوہ اوسط

سال، اچلوں تک تحریر فرمایا من بعد تا شروع

سال ۱۰۰۰ متھرا خان نے سو دات حالات مابعد

بعد ملا خطہ بادشاہ کے شامل کیے انراں بعد نشی

خرا احمد ہادی نے ترتیب دیکر دیباچہ لکھا

تکمیل کو پہنچایا -

مقتل التواریخ - حالات ہر سن کے احوال
احوال بنی اسامی سے تا زمانہ فتح پنجاب اور ہند
کے احوال کے ساتھ مصارع مادہ تاریخی واقعات کے
اور کتبہ عمارت اور مقابر بلندہ اکبر آباد کی تاریخیں
مؤلفہ تاسیس ولیم صاحب بہادر جنگو کمال درجہ کا
لائسنسیر و فیضیہ بان فارسی کا کتا چاہیے -

اقبال نامہ جہانگیر - پوری کتبین فترتین

۱۔ دفتر تہذیب امیر تیمور سے جالیون شاہ

تک کا حال ہو -

۲۔ دفتر تہذیب اکبر نامہ کا انتخاب بھارت

سیلس حسب محاورہ اہل زبان -

۳۔ دفتر تہذیب خاص تاریخی حالات

جہانگیر بادشاہ کے ہیں مولفہ آصف زمان

مغیر خان -

جامع التواریخ - جس میں ابتدا سے تعلق علم

احوال پیدائش زمین و آسمان و عرش و کرسی

و حالات بشت انبیاء و سائر ائمہ و خلفاء و طبقات

ملوک و خواقین مع جغرافیہ ہر دیار خوب تحریر کیا

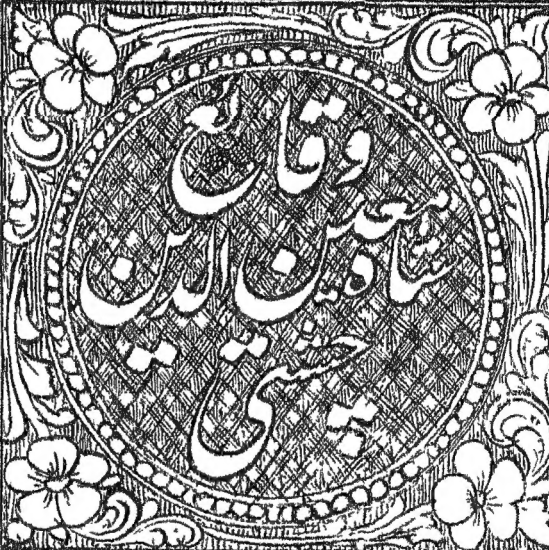
تالیف جناب عالم علوم مولوی فقیر محمد والد جناب

معلی القاب مولوی عبد الغنی خان بسا در

بالقالب ہو -

بجوش مکین کا فضل خلائے وزن

سوانح عمری محمد کریم خان خواجہ خواجگان حسین علی حسن بکری ثم الامیر علی حسینی



کہ ترجمہ باب سوم بہایت المؤمنین است از تالیفات ماہر علم و فن بابواللہ صاحب

در طبع می نشینی کتب مطبوعہ روزنامہ افروز

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE1646

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد غالبی کہ از قدرت کا مدد خود آچنان اولیاء اہل دل را کہ لسان نطق در اوصاف
 شان گنگ است بظہور آوردہ کا حقہ تجرید آمدن معلوم و شناسی کریں کہ از عنایات
 بالغہ نمود انبیاء جامعہ بخوبی را کہ زبان بیان تقریف کمالات آنان نتوان کرد پسیدان
 کما ہی بیان کردن معدوم سے از دست و زبانی کہ برآید بہ کن عمدہ کا شکرش بدر آید
 بنا برآن احقر العباد و پیچان خاکسار بابو لال خلف جناب والا جاہ قبلہ دنیا و دین
 کعبہ حق الیقین شتی کشوری لال صاحب نصف درجہ اولی مد اللہ ظل افضالہ متوطن
 خاص مقام بہ کت بنیاد بلکہ الہ آباد ہنگام طالب علمی در قصبہ سر ارضلع غازی پور
 از حضرت منبع جو دو کرم مخزن فیض و ہم قبلہ دنیا و عقبی کعبہ اولی و آخری جناب مذکور
 انامی اخلاصت پناہی مرج عالم و ولی مولوی عظمت علی صاحب ادام اللہ فیضہم
 استا و ما ارشاد و بتالیف کتاب ہذا صد و ریافت چنانچہ حقیر بتعمیل حکم حکم پناہش
 پرداخت چون در سنہ یکہزار و ہشت صد و ہفتاد و ہشت عیسوی بانجام رسید

از حضرت استاد سی جابجا اصلاح پذیرفته مسی به وقایع شاه معین الدین حشتی
گشت چشمداشت از ملاحظه کنندگان و الا تبار آنگاه اگر خطای بنظر افتد با صدق
گرا نیده آید فقط الله بس باقی هوس من بعد باید دانست که ترجمه باب سوم از کتاب
به ایه المعین که مصنفه شیخ رحمت الله بن شیخ جمال محمد بن قطب الدین سکندری و
تسقیته الانبیا که ساخته داراشکوه و مولف اارواح که مرتبه جهان را بیگمبت شاه جهان
و نسخ اشجار الجال که مصنفه راجی محمد ابن راجی یار محمد و اخبار الاخیار که مولف مولف
عبدالحق محدث دهلویست در باب بعض حالات حضرت پیشوا سی دین و در نهامی بل یقین
خواه معین الحق و الدین حسن سنجر می الاجمیری و خدا صده حال تولد و منزه بودم
و سفر و سیاحی و بیعت و حصول علوم ظاهری و باطنی و تشریف آوردن اوشان
بهندوستان و معارضه به پیچورا والی اجیر همرین مخط است که حضرت خواجه صاحب
سید عالی نسب و نجیب هر دو طرف بودند و والد و والدیه شریفه ایشان هر دو در نسبت
بسادات عظام بسیار صحیح است و مرتبه ایشان در فقر نهایت بلند و صرف بسبب
جلوه افروزی آمدن جناب ایشان در هندوستان ظهور اسلام گردید و ولایت اوشان
کفر و لما زائل و بسیاری گمراهان برآه آمدند و بعنایت آتمی حضرت رسول مقبول
صلی الله علیه و سلم اوشان را منصب ولایت و هدایت مرحمت فرمودند لهذا
لقب آنجناب هند الولی مشهور است عبادت و بزرگی و محنت کشی زیاده از حد
بیانست ذکرش بموقع خود خواهد آمد معلوم باید کرد که حضرت خواجه صاحب عده
سادات موضع چشت اند و چشت قصبه ایست از ولایت چونکه اکثر اولیاء الله
مثل خواجه ابوالواحد ابدال چشتی و خواجه ابو محمد چشتی و حضرت ابوبکر سلف چشتی و حضرت
خواجه مود و چشتی در آن قصبه جلوه نما گشته اند بنابراین سلسله آنها بنام چشتیه شهرت
یافت و حضرت خواجه صاحب هم مریدان سلسله بودند انشاء الله تعالی القادری

بعد کرسی نسب نوشته خواهد شد و بعضی محققین و مورخین در باب سیر و ادیان هر
نوشته اند که حضرت مدح به تعبیر سنجیده باشند و بعضی گفته اند که بقصیه صفهان
الابر و قول غیر معتبر اند از ردی کتب و تحریک اجماع صحیح و درست نیست که ولادت
ایشان بیشتر بهستان گردید و درین شکی نیست و به سینه پانصد و سی و هفت و هجری
خواجہ صاحب المولد شدند و پدر و درش و نمائش نجرا سان یافتند و کرسی نسب نامه
انست که حضرت خواجہ بزرگ بن حضرت مولانا غیاث الدین بن احمد حسن سنجر
بن حضرت سید حسین احمد بن حضرت نجم الدین طاهر بن سید خواجہ عبدالعزیز نصین
بن سید امام محمد مهدی بن سید امام حسن عسکری بن حضرت خواجہ ابراهیم بن سید
امام نقی بن سید امام محمد تقی بن امام علی موسی رضا بن امام موسی کاظم رضا و چونکه
امام موسی کاظم امام هفتم از ائمه عشریه اند لهذا حضرت خواجہ صاحب اسید کاظمی
میگویند و موسی کاظم بن امام محمد جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت
امام زین العابدین بن امام سید شهاب حضرت امام حسین شهید کربلا بن حضرت
امیر المومنین حضرت علی کرم الله وجهه فقط والد ایشان حضرت غیاث الدین احمد
مشغخ عالی نسب و کامل بودند و اکثر مشایخ کبار صاحب مال را دیده اند و به سینه
پانصد و پنجاه و دو بر حمت حق پیوستند و مزارشان متصل در وازۀ شام و زیارت گاه
خاص و عام است حالانکه اکثر طالبان از مزار مبارک فیض یاب میشوند و نسبت والد
شریفه عالی بحضرت امام حسن خلف میر تقی علی می پیوندند ازین جهت ایشان را سید
حسنی الحسینی میگویند و اسم شریفه والدۀ شان بی بی ماه نور بود و القضا صالت و نجابت
و سیادت و شرافت حضرت خواجہ بزرگ اعلی و افضل است و نسبت ارادت و محبت
حضرت خواجہ صاحب رسول مقبول صلی الله علیه و سلم میرسد تفصیلش اینک که حضرت
خواجہ صاحب مرید خواجہ عثمان بارونی مرید حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی مرید

خواجہ نمود و در چشتی مرید پدر خود حضرت خواجہ یوسف چشتی مرید خواجہ محمد چشتی قبال
 اوشان و آن مرید پدر خود خواجہ ابوالحسن ابدال چشتی مرید حضرت ابوالحسن شامی
 مرید شیخ مشاوری وینوری مرید شیخ همیره بصری مرید حضرت شیخ ذوالقنفطی مرید
 حضرت شیخ ابراهیم ادهم مرید حضرت فضل عباس مرید حضرت خواجہ عبدالواحد زید
 مرید حضرت شیخ حسن بصری مرید حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه مرید و خلیفه
 حضرت سرور آخر الزمان رسول خدا صلی الله علیه و سلم فقیه بایکدالت که وقتیکه
 والد شریفین حضرت خواجہ بزرگ رگدای بخت شدند حضرت خواجہ صاحب الامر پانزده
 سال بودند و از میراث پدر یک پن چکی و باغی بود و بران قابض شدند و از آن
 بمر اوقات میخویند و شب و روز بیا و آبی مصروف و مشغول می بودند و در آن
 ایام مجذوبی ابراهیم قندوری نام در آن تصبیه بودند بظاهر دیوانه و باطن کامل زمانه
 اتفاقاً روزی خواجہ صاحب خیابان و غیره در باغ میساختند که آن مجذوب از دور
 در آمد و اصرار میث از دست میگرفتند و استقبال نموده به کمال تعظیم زیر درختی
 سایه دار برای نشستن گفتند و مینوه های چند اقسام در سبزی چیده بطور ضیافت
 پیشکش فرمودند ابراهیم مجذوب به خرمی تمام چند میوه با تناول فرمود و حضرت
 خواجہ صاحب پیش او نشسته بودند و مجذوب حدوی گشمل بر آورده بدین خود
 انداخت و آنرا از دندان ریزه ریزه کرده به حضرت خواجہ صاحب داد و گفت که بخور
 حضرت خواجہ نما پرا خوردن همان بود و غلبه نور باطنی شان و محبت و علائق و مینوی
 از دل رفتن همان و باغ و غیره که در قبضه تصرف بود همه را فروخته و زرقمیشند
 بایده او مساکین داده اند و براه طلب علم شتافتند فصل هفتم که میگوید خواجہ صاحب
 مبارک الدنیا گفته بار ادهم اتصال علوم ظاهری و باطنی غریب الوطنی اختیار فرمودند
 اول بمر قندومین بعد به بخارا رفتند و در آنجا بخدمت مولانا دسام الدین بنامی

تا بخت و چنانکه رسال تحصیل کل علوم ظاهر و باطنی و حفظ کلام الله شریف نمودند و بعد
از این شوق حصول علوم باطنی که مراد به کشف و کرامات و وصل و قرب است در دل
اقتاد از انجا مازم عراق و عجم شدند و سیرکنان به قصد بارون رسیدند و روایتی
ست که از قصد بارون به بغداد تشریف بردند و در انجا از پیشوای اهل یقین
رستمی سالکان اهل زمین مقتدا می هر شهر این دو فی خواج عثمان بارونی که در پیش
صاحب کمال غرق در یابی وصال بودند ملاقات شدند چنانچه در حال او شان نوشته
ازین منقول است که در سفر و زمی بمک آتش پرستان رسیدند و در انجا آتش که کوه بود
بسیار بگمان که هر روز بهت گردون بهی می آوردند و روشن و رال و غیره را که معمول
گذاشته است آنها به بنو دوران سحر انداخته و می پرستیدند و در انجا خواج عثمان
بارونی به تشنگی و خواب صاحب روز به بیدار شدند و وقت افطار در رسید خادم
خواست که تا آتش آورده برای افطار طعام پذیرد که آن از راه لغت به خادم را
آتش از آتشکده نداوند او باز آمد و عرض حال کرد و جناب ایشان بعد وضو متوجه
آتش خانه شدند شخصی بهی می مت آن آتشکده مختار نام که طفل حضرت سید بهی می
استاد و بود از و پرستیدند که بچه و بچه پرورش آتش میکنی و ملائکه خدا استقامت
که از بهی می که کن و مکانت و لائق عبادت همه انسان و حیوان است چراغی از سب
نشان گرفت که بهی می در تبه آتش از بهی می اعلی است و فرمای قیامت بهی می گان خود
از سوختن مضطرب خواهد داشت حضرت فرمود که ای مختار از مدتی این آتش را
می پرستی می توانی که آتش بدست گیری یا دست در آن اندازی مختار جواب داد که
خامیت او سوزانید نیست چراغ او سوزانید این محالست یعنی ندارم که آتش
بدست بردارم و یا دست را در آن اندازم حضرت خواج عثمان بارونی بجز و شنیدند
این کلام طفل را از دسب مختار بهی می تمام کردند و خود را با آن طفل در آتش

میگفتند و آیت بردار و سلام الهی بر ابراهیم علیه السلام را و تئیکه فرود او بشنا
در آتش انداخت نازل شده بود میخواندند و به آن آتش بشناوری میفرمودند
گهران فریاد و دوا میبار آوردند چون این کرامت بدیدند بعد دید بسیار حضرت مع
آن طفل از آتش بیرون آمدند الا داغ و دود هم بر جسم و لباس تشریف و آن طفل سر
پروختار و قیام از او خواجہ نجیب آن پسر را گرفتند چگونگی در آتش بودی و در
چند روزی آن طفل به کمال بشارت و فصاحت جواب داد که به بین انفس مبتکر
این کس هیچ ریختی و گزندگی بمن نرسید بلکه جمله آرام و آسایش چنین گلزار میسر
داغ از خوشبوهای متنوع معطر بود و با صدای این ماجرای حیرت افزا آن همه آتش
پرستان ایمان و اسلام آوردند و آن انگشتر معبد خود را خوار و بمقدار کردند حضرت
خواجہ ریحان را بنام عبدالله و آن پسر را بنام ابراهیم نامزد فرمودند و عاقبت الامیرین
هر دو از اولیای کبار شده اند و حضرت خواجہ عثمان بارونی در آنجا دو سال و شش ماه
مقیم بودند القه حضرت خواجہ معین الدین چشتی درین عرصه به قصبه بارون رسیدند
در کتابتینس الارواح که مصنف حضرت خواجہ است در احوال خود کارش میفرمایند
از قصبه بارون به بغداد رسیدیم از سکنه انجام استفسار کردم که درین شهر کداس
بزرگ صاحب کشف و کرامات تشریف میدارند یانه بنگان حضرت خواجہ عثمان
بارونی را به بیان قلیل الوقت نشان دادند پس نجایگاه مبارک رفتم آنوقت
آنجناب بسوی خواجہ بنید تشریف به ده بودند من هم در انجا رفتم و ملاقات کردم و
در آن ایام من شریف پنجاه و دو سال بود حضرت پیر دینگیه مرا فرمودند که دو گانه
مسافر بگذارد که در رکعت اول سوره فاتحه الحمد بعد از بار و سوره اخلاص قل هو الله
یکبار و در رکعت دوم سوره فاتحه یکبار و سوره اخلاص قل هو الله اح هزار بار
بخواند و در هر دو گانه یکبار هم من بعد فرمودند و بقیه نشسته سوره بقره که

سوره اول کلام مجید است از اول تا آخر بخوان و بعد از آن سی و چهار بار کلمه سبحان الله
 بگو بعد تقیل این ارشاد حضرت پیر و سنگیر و ولایت شده و دستم گرفته و دست فرمودند که بسیار
 ترا بدرگاه حق جل جلاله برسانم این گفته و از تارک مبارک کلام برداشته بر سر می
 نهادند و ایما شد که هزار مرتبه سوره اخلاص بخوان میبیکه آنرا انتم نمودم فرمودند که دیدی
 که بخاندانم چنین یک شب و روز مجاهده است بر و او روز و شب را بعبادت گذار
 چنانچه بعد بجا آوردنش بخدمت پیر و مرشد حاضر شدم اشاره و پشت تقیم فرمودند من بعد
 ارشاد کردید که سومی آسمان بنگر چون نگریتم استفسار فرمودند که چه دیدی می عرض ساختم
 از عرض معلی تا تحت الشریعهای باقی ماند ای اگر دیدی بشتم خود به بند بعد بند کردی بشتم
 فرمودند که بکشاکشادم حضرت پیر و سنگیر و دانگشتان خود راست منته فرمودند
 که درین چه می بینی گفتم مرشد یا این انگشتانند یا جام همان نمک عالم بنجره پیر از بقل
 می آید از نگاه بوفه را متعاش و سرور فرمودند که معین الدین کائنات انجام یافت
 و در اینجا خشتی کلی افتاده بود و برای برداشتنش ارشاد شد بجز در داشتیم آن خشت گل
 خشت زرگر دید از اجرت صدقه فقره و ساکین فرمودند چون بعد تقیل این ارشاد
 بخدمت عالی رسیدم حکم گشت که ای معین الدین قرب خدتم اختیار نمائی و غرغوش طائی
 خد و قهقیده بجان برگزیدم و برنجت خود بسیار نازیدم بعد چند ساعت اوده سفر که شد
 چون اندانجا روانه شد که کترین تیر هم کاب بود و روزی در شهری گذرا نهاد را بخا
 لما از رسته مانده متحیر و حیران چون چند روز در صحبت او نشان ماندم معلوم شد
 که از شرف ابدی و وجود و درین دارنایه و از دنیا و مافیها خبری ندارد بلکه از ان
 بجا که روانه شدیم چون بقتل مقصود رسیدیم حضرت دستم گرفته و زیر آبرو کعبه شریف
 استاده فرمودند پیر و کار معین الدین را احداث کردم و عاقلان فرمودند که ای
 این رویش را قبول نمائی و رجوع الیش آوانه نهی بر آن ای شهاب معین الدین را

قبول فرمودم شیخ مناخج الدین از مولانا شیخ شهاب الدین سہروردی سے گویند کہ
 دوران زمان میں ہم ہمتا وہ بودم کہ آواز می از غیب برآمد کہ امی حسین الدین من رضی
 بہتم از تو و بخشیدم تیرا و اہل نسبت ترا پس از ان عزم مدینہ منورہ شد چون قریب و شہر ہائے
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم رسیدیم حضرت پیر و مرشد فاضل مودت السلام علیک
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را از انجا جواب برآمد و علیکم السلام یا قطب المشائخ
 و از ان روز لقب حضرت پیر و مرشد قطب المشائخ گردید و حکم حضرت پیر و سنگیر روشن ضمیر
 من ہم سلام کردہ بودم و در انجا نیز مرا حضرت صاحب فہم و مذکور کار تہ انجام یافت
 آداب بجا آوردم و دو رکعت شکرانہ گزاردم ترجمہ انیس لارواح ختم گردید و اوقات
 از دلیل العارفین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی میفرمایند کہ وقتے ہذاست
 پیر و سنگیر ماہر صغیر و کبیر حاضر بودیم فہم و مذکور ہنگامے در سفر مدینہ منورہ شیخ اودھ الدین
 کرمانی ہمراہ ما بودند و در شہر دمشق کہ در انجا بہت صد انبیاء مدفونند و روی حاجت
 حاجت مند ان میشود زیارت مزار انبیاء علیہم السلام حاصل نمیدیم و فواید بسیار اثر
 ملاقات بزرگان زندہ نیز بدست آوردیم روزی در مسجد حضرت قطب المشائخ
 پیر و سنگیر و شیخ اودھ الدین کرمانی و شیخ محمد عارف و دیگر فقرائے شہر بودند ذکر بود کہ اگر
 در ویشی صاحب کمال بود باید کہ دعوی کمال خود نکنند چرا کہ دعوی کمال و دلیل بے نقص
 اوست و افشای راز خالق بر خلایق معیوب بعد ازین محمد عارف گفتند کہ ہر روز قیامت
 در ایشانرا منع و رخواست داشت و از ایشان در گذر خواہند نمود و از تو بزرگان
 و مالداران باز پرس خواہد کرد و یک کسی را این سخن ناگوار افتاد گفت در کہ ام کہ انجا نیست
 محمد عارف را نام کتاب یاد نہ بود و بعد غور و تأمل گفتند کہ در کشف المحجوب نوشتہ است
 او گفت کہ تا کہ چشم خود دیدہ نہ آید اعتماد را نشاید آفرمان خواجہ محمد عارف سر برداشتہ
 گفتند کہ الکی کتابیکہ بزرگان منورہ از دیدنش مشہور ہست و سازمی بختل این کس گنہ زان

هماندم فرشتگان بام آسمانی با یکدیگر این فرمان نوشته بودند بنظرش گذرانیدند و پادشاه به آتش
 مشرب بودم خواجہ صاحب نهاد و اقرار نمود که کشف و کرامات مردان خدا حق است
 و من بعد همه با گفتند که هر که در فقر رتبه و کمالی بهرسانیده باشد در اینجا ظاهر کند پس
 حضرت قطب المشائخ خواجہ عثمان ہارونی از زیر مصلی چہار قراۃ زہرہ آورده
 در ویشی را دادند کہ بر دواز باز را فالوده گرم بپاشیخ او حدالدین کرمانی بطرف
 شاخی خشک کہ نزدش نشسته بود ندنگاہ کردند بفر معاینہ آن ہیزم خشک سہ سہ
 و شاداب گردیدہ شاخ زہر شد اما حضرت خواجہ صاحب میفرمایند کہ بحضور پیونخوا
 اظہار کرامات را گستاخی دانستہ خاموش نشسته بودم و قتیکہ حضرت پیرم شد اشارت
 بجانب ما فرمودند اندم چہار تان از زنبیل خود بر آورده بہ فقیریکہ نہایت گرسنہ بود
 و بسبب شرم و حیاء کسی نمیگفت دادم یعنی از باطش خبردار گشتند و خواجہ محمد عارف
 فرمودند کہ تا زمانیکہ در درویشی چندین قوت بہم نرساند در ویش گفتنش نباید بقدر
 چند ایام حضرت پیرم شد در بغداد تشریف آوردند در اینجا بزرگی خواجہ جنید نام
 ملاقات شد کہ بسین یکصد و پچہل سال رسیده بودند و یکپایے او شان لنگ بود و سبب
 پاے لنگ پرسیدہ شد فرمودند کہ روزی بخوابش نفسانی از گوشہ برخاستہ
 بیرون رفتہ آذاری از غیب برآمد کہ اسی مدعی در میان ما و تو ہمین عہد بود کہ
 و تا کردی بسمع این کلام ہوش در باختم و نفس لعین را سزا دادم کہ پایی خود از کاف
 ترا شدیم تا آئیدہ ہو اے نفسانی نہ پردازد و ہنوز نہ امت و نجات باقی است
 کہ فردا سی قیامت جواب این سوال چہ خواہم گفت و بمقابل درویشانی کہ بر مراتب
 علیہ خویش نازان خواہند بود من آلودہ خواہش نفسانی و فرسودہ حرکات شیطانی
 چہ رو خواہم نمود و از آنجا بہ نجا را آمدم در آنجا از بسیاری مردان خدا ملاقات گردید
 کہ وصف تعریف او شان خارج از دائرہ تقریر است بزرگان گفتہ اند تا وقتیکہ

میرید بحالت پیر فاکر نگر و دزینهار با حق نرسد که سبب کار از کار جدا نیست پس میرید
 واصل راه خداست از خدا جدا نیست و بنده نیز در سفر و حضر همراه پیر و مرشد بود
 و از برکت انفس مبتکر او شان کار خود سرانجام نمودم و زمانیکه حضرت پیر و مرشد
 از سفر بار دیگر در بارون رسیدند تا بیست سال در اعتکاف نشستند و بعد از آن
 رونق افروز بغداد شدند و سیر تمام جهان فرمودند آورده اند که حضرت قطب المشائخ
 از خواجہ صاحب فرمودند که تا چند مدت از گوشه غفلت بیرون نخواهم آمد باید که شما
 هر روز وقت چاشت نزد من بیایید تا از سلوک فقر آگاه شوید که بعد از این یادگار اند
 و حضرت قطب المشائخ سی و نوزده روز در اعتکاف بودند و پیوسته خواجہ صاحب حاضر خدمت
 میشدند درین عمر صد انچه حضرت قطب المشائخ خواجہ عثمان بارونی رضی اللہ عنہ فرمودند
 آنرا خواجہ صاحب بجز تسلط آوردند که بر موقع خود نوشته خواهد شد در کتاب فیل الارواح
 در مجلس بیست و هشتم نقلی است که بر وزبست و هشتم حضرت قطب المشائخ فرمودند که
 ای معین الدین ترا تعلیم معقول داده شده است باید که انچه بتوا موخته ام فراموش
 نگر و دواعی آن باشی تا که بر وزبست و نشتر بروی مردان شرمند و خجل نشوی
 و عصا و مصلی و هر چه پوشیده بودند ما را عنایت نموده و گفتند کسی را که نیک
 خواهی پنداشت در گردش خواهی انداخت و باز در عبادت مشغول گشتی و خواجہ
 صاحب آداب بجا آورده رخصت شدند و بعد بمقتاد و دو سال حضرت قطب المشائخ
 فرمودند که ای فرزند آنوقت رسیده که تنها سیر نمائی و باید که در آبادی قیام نه پذیری
 و طمع را با خود راه ده و چیزی از خلق نخواه و از دیدن مجلسها نیکخواجہ صاحب نوشته بودند
 نهایت خوش شدند خواجہ صاحب سه قدم پیر و مرشد نهادند و شان بسیار تسلی فرمودند
 و سخا سپردند خواجہ صاحب زار و گریان از خدمت بابرکت رخصت شده روانه
 ماوراء النهر گردیدند از آنجا بعد چند روز بمقصد آتش رفته اسلام را رونق بخشیدند

و در آنکه حضرت قطب الدین ایشان را بعد چهار سال و چهار ماه گذشته انتقال فرموده بودند
 و والد او شان حضرت محمد روح را بخدا من خواجده صاحب عرض نمودند که این طفل را
 بطور تبر که بسم الله آموزید چون خواجده صاحب لوح بد داشته خواستند که بسم الله بنویسند
 که آوازی از غیب برآمد که اسی سینه بپای کین که قطب الدین را تعلیم علوم ظاهری قاضی
 حمید الدین ناگوری خواهند ساخت و از تو او را تعلیم علوم باطنی خواهد شد بجز در
 اصغاری این کلام خواجده صاحب لوح از دست نهادند همه حضار مجلس عجب مانند
 زیرا که آن ندای غیبی بگوشش آنها رسیده بود و باز آوازی از غیب بگوش قاضی
 حمید الدین ناگوری افتاد که زود تر بقصده آتش برس و قطب الدین را تعلیم علوم
 ظاهری کن قاضی صاحب بسم این سخن چشم خود بند ساختند چون کشادند خود در قصده
 آتش یافتند همانند بخدمت خواجده صاحب حاضر شده آداب بجا آوردند ایشان
 لوح بد داشته بدست قاضی صاحب نهادند چون او شان پرسیدند که چه بنویسم
 خواجده قطب الدین جواب دادند که از سبحان الذی اسمری بعبده لیکان المسبح الحکیم
 ال المسبح الالهی حضرت رقم فرمایند او شان گفتند این پاره پانزدهم است گفتند
 که پاره بی تا قبل با کمال مرایا و مستند زیرا که حضرت والد ماجده مرانصف کلام مجید
 حفظ بودند و او شان تلاوت میفرمودند من در شکم بودم آنچه شنیدم با دوا آله حفظ
 کردم و جواب دادند که اگر بدو داری گوشش گزار من نمایی ایشان به کمال فصاحت
 و آوازی تمامی قواعد تلاوت چون بدو شد و اعراب و اخفا و اظهار و وصل و فصل
 بجزیره بخوانند قاضی صاحب بسیار تحسین و آفرین کردند و سبحان الذی تا آخر نوشته تعلیم
 کردند حضرت محمد روح تمام کلام مجید در چهار روز حفظ فرمودند قاضی صاحب گفتند که تو
 دوست و مقبول خدایستی گویا حق سبحانه و تعالی خود را تعلیم میفرماید این گفتند و
 خواجده قطب الاسلام را حواله خواجده صاحب نمودند و رخصت شدند بعد چند مدت

رگر اسکینجاب شدند و در آنجا از شیخ میران محی الدین جیلانی و شیخ ابی محمد سلطان
 عبدالقادر جیلانی ملاقات گردید و در آن شهر تا پنج ماه و هفت روز قیام پذیر بودند
 و چهره تیار کنانیدند که هنوز تا کم و زیارت گاه خاص و عام مست و جیلان شهرت
 نزد کوه جودی که در آنجا کشتی حضرت نوح علیه السلام رسیده بود شیخ محی الدین در آنجا
 قطعه زمین خریده برای سکونت خویش و اقربا عمارتی نو تیار کردند و در آنجا قیام پذیر
 گشتند چنانچه اولاد و احفاد و اوشان هنوز در آن سرزمین رخت اتامت دارند و این
 معتبر نوشته اند که در بغداد جایگه مراد شریف و از جیلان شصت منزل است روزی
 حضرت خواجه صاحب حضرت میران محی الدین را فرمودند که برای چنین کلمات گوشه
 باید فرمودند که مراد و چیز مانع گوشه است کی آنکه اجازت مرشد نیست و دیگر آنکه با کسی که
 سخن گوید اول تجربه نماید که محرمست یا بی اگر هست را زبانا و بگوید و اگر نیست بگوید و بعد
 ازین محفل برخاست گردید حضرت خواجه رخصت شده بر دو لخانه تشریف آوردند و چون
 کشیدند آن چهره هنوز زیارت گاه است و حضرت پیران پیر محی الدین محبوب سبحانی همیشه در آن
 خواجه اند و ایشان از اولاد امام حسین علیه السلام اند و حضرت محبوب سبحانی از اولاد
 امام حسن علیه السلام و در شعری تاریخ تولد و انتقال هر دو می برآید و آن اینست
 سنینش کامل و عاشق تولد به وصالش و آن تو معشوق الی یوم اعمی سال تولد
 چهار صد و هفتاد و یک و عمر نواد و یک سال دهنه و فالتش پنج صد و شصت و دو است
 می گویند که روزی حضرت خواجه وضو میفرمودند پذیر ز سبب عالان و گریان و رآمد
 و گفتند که حاکم اینجا فرزندم را براه تقدی بردار کشیده است چون تامل فرمودند از امام
 نبی معاوم شده که دعایش راست است پس برخاستند و بهر مش شدند همه مردمان
 متعجب شدند که خلاف عادت چگونه متوجع این امر شدند خواجه رحمة الله علیه قریب
 دار رفته لحاظ بر آن طفل مرده نظر میکردند و چیزی بکمال استی که خواندند که کسی نشنیده

من بعد فرمودند که اسی طفل مظلوم اگر فی الواقع بی جرم هستی بحکم بار خدای از تو بردار
 میا و غم مادر مشفق خویش منفع ساز در حال سرش که بر زمین افتاده بود و پیچید برگشت
 پا گرفت و آن طفل پیمان از سر نوجان یافته از در فرود آمد و بر قدم خواجه سر نهاد و شک
 پروردگار بجا آورده او شان سپرد و مادرش نموده روانه خانقاه شدند و بعد از این بچه
 تشریف آوردند و مدتی بصحبت شیخ ضیاء الدین پسر شیخ شهاب الدین بودند و شیخ
 اوجده الدین که کافی با حضرت خواجه در اعتقاد راسخ نمیداشتند بلکه شیخ حسام الدین
 خلیفه مولانا جمال الدین رومی می نگارند که ایشان مرید و خلیفه حضرت خواجه بودند
 و تا شیخ بنام ماه رجب شش هجری خواجه به بغداد تشریف آوردند و مسجد فقیه ابو اللیث
 بن سراج که کور شیخ اوجده الدین که کافی با خواجه بیعت نمودند چنانچه شیخ محمد اصفهانی
 در از زمان وجود بودند و حضرت کلاه چهار تری که بر فرق مبارک داشتند بر سر
 نهادند و فرمودند که بعد بیعت تا بیست و چهار سال خدمت او شان بودم و در سفر و حضر
 تا به نامم و در نوکرا اما الکیین مجلس دیگر نوشته است که از حضرت خواجه قطب الدین
 عیسی که روزی حضرت خواجه در اعتقاد پیر و مرید فرمودند که خلیفه بغداد در ویست
 را به تندی حکم قتل کرد چون او را رو بقبله کردند و سیه دل خواست که سرش از تن جدا
 نماید فقیر روی خود را از طرف قبله گردانید و جلا گفت که وقت مردن رو بسا اهل اسلام
 باید که هست کعبه باشد تو چرا عهد آروی از ان جانب گردانیدی در ویش گفت زینهار
 روی خود را از کعبه گردانیده ام بلکه من بیست کعبه ساخته ام سر خویش گیر ترا از این
 تفتی چه حاصل چون مردمان در استفسار مبالغه نمودند در ویش گفت که من را پیر ما اینجا
 است و در حقیقت پیر کعبه مرید است بدین اثنا حکم خلیفه رسید که در ویش را را بکیند
 نماید و بعد از آنکه فرمودند که اعتقاد مرید به پیر چنین باید که از چو محله نجات یافت
 و خود را اما الکیین حضرت فرید الدین گنج شکر نوشتند که حضرت خواجه قطب شاد میفرمایند

که روزی بخدمت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ حاضر بودم و لیاری اولیاء جمع بودند
 شخصی اجنبی آمد و سر بر قدم خواجہ صاحب نهاد و گفت که قصد بیعت دارم فرمودند
 که آنچه گویم اگر بجا آری چه مضائقه گفت محکوم و تابع ام ایچہ ارشاد شود بدل جان
 قبولست فرمودند کہ بگو لا اله الا اللہ چشتی رسول اللہ او کی تامل بگفت خواجہ صاحب
 توبہ و استغفار کنانیدند و سلسلہ عنایت فرمودند و ایما کردید کہ وایم لا اله الا اللہ
 محمد رسول اللہ بر زبان داری برای آزمایش تو این سخن گفته بودم ورنہ مرا با
 پیغمبری چه نسبت من از خاک بوسان آستانہ فیض نشانہ حضرت رسول مقبول
 صلی اللہ علیہ وسلم مست نقل در فوائد السالکین از قطب الدین بختیار راوشی منقولست
 کہ وقتی شہاب الدین سہروردی و شیخ محمد کرمانی و شیخ محمد اصفہانی و مولانا
 بہاؤ الدین بخاری و محمد زاده شیخ بہان الدین و مولانا محمد بغدادی و
 خواجہ اجل و شیخ اجل سیف الدین و شیخ محمد چشتی و شیخ احمد الدین کرمانی و شیخ
 بہان الدین غزنوی و شیخ جلال الدین تبریزی و شیخ بہران الدین چشتی و شیخ احمد
 واحد و خواجہ سلیمان عبدالرحمن و دیگر بزرگان اطراف و جوانب موجود بودند و
 در آن زمان حضرت پیر و متمدنات حضرت قطب المشائخ میفرمودند از آنکہ فرمودند
 کہ حضرت بہر زبان سخن بیاور می رانند کہ و قتیکہ خواجہ مود و دیشتی را خواہش طواف کعبہ
 شدی فرشتگان حکم آیند و تعالی خانہ کعبہ را بر داشته جائیکہ خواجہ صاحب بودند سے
 نهادندی و بعد فرغ نماز بار بجای خود بردندی و خواجہ قطب الدین از خواجہ صاحب
 نقل میکنند کہ خواجہ خدیفہ معشی تا ہفتاد سال در گوشہ بیاد آہی مصروف بودند و پیر
 نمی آمدند و حاجیان ہر سال می گفتند کہ خواجہ مود و دیشتی را وقت طواف کعبہ و بیت المقدس
 میفرمودند و دیدہ ایم پس از ان از این اہل بہدایت شہر بیعت از مضائقات ایران
 بہرام ملک عراق علم تشریف آوردند و از شیخ یوسف ہمدانی ملاقات شدہ خود

روشن افزای تبریز که از اقلیم چهارم ملک ایرانست گشتند و از شیخ ابو سعید
 شمس تبریزی که پیش از جلال الدین تبریز از ملاقاتی گشتند و در حال ایشان
 شیخ نظام الدین بد اوئی می نویسد و بد اوکن قصه ایست از اقلیم سوم ملک هند
 که او شان جذوب بودند و نیز می بای کامل داشتند و نهایت عالی مرتبت بودند
 و در آنجا از خواجہ صاحب شیخ محمد اصفهانی ملاقات کرد و دید و خواجہ در شهر که رسیدند
 به گورستان فروکش شدند و پیوسته و دو ختم کردند و دندی و سلطان المشیخ میگویند
 که خواجہ رحمه الله علیه ریاضت بسیار می فرمودند که ادنی ترین ریاضتهاے او شان
 این بود که بعد هفتہ یک نان جوین بوزن پنج درم یعنی هفتہ و نیم ماشه در آب تکرر
 بخوردند و پارچه است در آب پوشیدند و حضرت عثمان فاروقی رضی الله عنه اکثر
 اوقات فرمودند که بسبب بیعت معین الدین فخری حاصل کردم و او در خانه ام
 بر اول و آخر سبقت خواهد برد و نهایت بلند پای خواهد گردید بعد از آن بخرقان تشریف
 آوردند و از شیخ ابوالجیش که در آن شهر شیخ وقت بود ملاقاتی کردند و من بعد در شهر
 که شیخ ابو سعید ابوالخیر رخت اقامت داشتند تشریف برده ملاقات فرمودند و تا
 دو سال درین گره میگرددند و از آن بعد در استرآباد تشریف آورده از شیخ
 ناصر الدین استرآبادی که نهایت عظیم القدر و بعمر هشتاد سال بودند و واسطه تاحضر
 طیفور سلطان بایزید بطامی میسر شد ملاقات فرمودند و از آنجا بطرف شهر برنون
 سائر گشتند و مدتی در آنجا فروکش بودند و روزی در ملاقات بزرگان بسر سه گردید
 و ایشب در بیعت عید الله انصار می ماندند و اینکه در آنجا مشهور شدند زینت افزایی
 که مان گشتند چنانچه در چهارمی مجلس دلیل العارفین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار
 می گانند و بت پی و مرشد می نمودند که روزی من و شیخ اوحه الدین کرمانی سیر می نمودیم
 جانس بزرگی را دیدیم که با کسی سخن نمیگفتیم و سلام کردیم جواب سلام داده

گفتند که بنشین چه نشانها همچو آفتاب رخ و نشان بود چون خواستم که حال نشان
پرستم او نشان از اشراق باطن دریافت مال خود گفتن آغاز کرد و مذکر روزی با دوستی
در گورستان رفته سخن مذاق می گفتیم و می خندیدیم که از گور سی ندایم آمد که اسی خاندان
چون کار آخر با همین خاک و موات است مار و کژدم و در پیش ست خندیدن چه شاید بل گریستن
باید این کلام در من چنان سرایت کرد که آن بار غار را رخصت نموده درین غار
پنجم و عرصه هفتاد سال میشود که آسمان و انسان را ندیدم و هر ساعت چنان
سخن را یاد گرفته میگویم و گفتند بزرگ عطای سلمی هم تا چهل سال بگریست و سمیت
آسمان ندیدم خواه صاحب فرمودند که زاریدن البتة بسبب خوف گنا بان بود که طرف
آسمان ندیدن را چه موجب است گفتند که در محافل و مجالس بسبب غفلت همچو
بی شرمان خند و ندان نمایم و دیدم لهذا از باعث بار این ندانست تاب سر برداشتن نمیدانم
و گفتند خواه فتح باوچی تاشدست سال گریستند و وقتیکه نهفت فرمای چنان کشتند
کسی در واقعه دید و پسر سید خداے تعالی با تو چه کرد گفت که چون مرا از پیر عرش بردند
سجده شکر بجا آوردم فرمان کردید که اسی فتح مرا عفو نماید انشی که چندین میگردد
سحر بهجده شده عرض کردم که ترا عفو و رحیم و کریم میدانستم الا از سختی ملک الموت
و تنگی بود از نیکه در قیامت چه پیش آید گریان و نالان میبودم ارشاد شد که از خوف تو
ترا به بخشیدیم از آنجا خواه صاحب زیب ادای شهر شیراز که از مضامین توران علاقه
سرمقصد است گردیدند متصل شهر باغی بود در غایت نزاهت و لطافت و حاکم آنجا که یادگار
محمد نام داشت بود و نامرد و جوی پر آب جلالت افزا بود و در تماشای سایه دار خفا
حاکم آنجا که یادگار محمد نام داشت مالک آن باغ بود و سایه دار پس خواه رحمت الله
علیه در آنجا زیر درختی نشسته تلاوت کلام الله آغاز فرمودند و درین اثنا درویش
آه عرض نمود که فاش براسے گسروں نشین و اینبارے آید مالک باغ در آنجا

خواهد آمد حضور جاسے دیگر رونق افروز شوند که او از پس بد اعتقاد و کج اعتقاد است
 شاید بی ادبی از وسر زنده حضرت التفاتی فرمودند بعد ازین فراش آمده قریب خواب
 صاحب فرش بستر و بعد در حاکم یادگار محمد هم آمد ناگاه نظرش بر خواجه بزرگوار افتاد و بجز
 نگاه از زمین گرفت و آخر کار بیخوش شد در فیتان او را نیز همین حال پیش آمد و قصه
 بایامی خواجہ خادم قدسی آب از ان حوض گرفتہ بر روی حاکم پاشید فوراً اتفاق
 کہ دید از کمال خجالت و الفغان در دیده گاه سخت خواجہ میدید ایشان فرمودند کہ
 از کردار و کج ادائی بانہ آمدی عرض کرد کہ باز آدم و بار دیگر گروا مثال ایکی را نزد
 اما کسی بدین معنی پے نہر کہ اینچہ تئیر حالت اینا از حقیقت وچہ دیدند کہ قالب تنی کردند
 چون ہوش آمدند ہمہ ہاتاب گشتہ اسلام آوردند و بایامے خواجه علیہ الرحمۃ
 وضو کردہ دو گانہ شکر گزار دند من بعد یادگار محمد بر مکان خود رفتہ از خزینہ و ذخیرہ
 خویش چیزی ننگذاشت بہر را نہر خواجہ کہ خواجہ نہ بود و نہ انداز کسانیکہ بچہ و ظلم
 بستاد کہ او شانرا داده را تنی گروان تا در قیامت را من گیر تو بتا شدہ پس اہل عقل
 ارشاد کرد و بقیۃ را بقدر او مساکین و احوال ہامی خود چیزی نہ نہاد و از بہر کنت انفاک
 متہ کہ خواجہ کی زاویا کبار و واصلان حق گردیدہ در مجلس دیگر و دلیل السار نین
 فواید السالکین نوشتہ است کہ بارہ در سفر کہ منشا خواجه قیام لہ بہ خواجه فرید الدین
 گنج شکر پیر کاب حضرت پیر مرشد بودند بعد قریب بہ چہونہ و اندویش و شہادت
 کہ در آنجا بزرگی در غار میماند و دیدہ بستہ بچہ نیزم شش دراعتقاد است تا وہ بود
 تا یک ماہ در آنجا قیام پذیر بودیم پس ازین او شان ہوش آمد و انہا است اہم شہاد
 و سلام کردیم جو اب سلام گفتہ فرمودند کہ رہنجی ہتھار سبب الا اعتقاد و دارید کہ
 جزای خیر خواہید یافت زیرا کہ اہل تصوف نوشتہ اند کہ ہر کہ تہمت درویشان کند الت
 مقبول یزدان شود بعد فرمودنشین چون ہستیم احوال خویش گفتن آغاز کرد کہ

هزار و لا د شیخ اسلام طوسیم از سی و دو سال غریق بحر عین حقیم بعد چندین مدت امر و
 حق تعالی برای شمام را بهوش آورده حالا بروید و سخن از من یاده دارید چرا که سخن در پیش
 خدای از غرض و پراز حکمت میباشد و آن سخن اینکه هرگاه بر بساط اهل الدوار باب طریقت
 جایابی ترک خواہش نفسانی گیرسی و التفاتی بدنی و فانی کلنی و از غفلت دور باشی
 و متحفظ که پیش تو آید با خود نداری بجایست مندان برهی و با سومی اندر مشغول نگردی
 بعد انجام این کلام نصیحت التیام ایشان غوطه زن در بای تیر کشند و از اینجا خواہ صاحب
 روانه شد حضرت میفرماید که بعد از این قطب الدین در عالم سکر آمده بودند و در کجند
 در صحرای میقیم بودیم از اینجا حازم مدینه منوره گردیدیم چون آستان بوسی جناب رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ساختیم از رونہ سہارک ندا آمد کہ اسی حسین الدین
 چشتہ الحسنی الحنفی السجری حضرت خواہ بزرگ بجز و اصنامی این کلام اندرون رونہ
 مبارک حاضر شدہ آداب بجا آوردند و از آمدہ کہ بکلمہ خدای جل شانہ ولایت ہند ترا
 بسپردیم بروید و در راجہ میر قیام کنید و تا قیامت قرار گاہ شہاد و لا د شہانان جمیر خواہند
 و در اینجا مدفن خواہید شد حضرت خواہ صاحب متجسسند کہ جمیر کجاست پس مراقبہ
 نماز و تدبیرت زیارت و جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہ فی شدند و امیر عرض
 کردند آن خدمتہ صلوات علیہا انار عنایت فرمودند کہ ہمیشہ تمام عالم در آن خود را میور و لا د شہانان
 جمیر مدغم باشند و ہذا کردہ حضرت رسول متنبہ الیہ انکشت مقدس ان شاعرہ بجانب اہلیہ
 و دود و آفتابانہ اہل صادیہ یا تسبیح گردیدہ آداب خدمت بجا آوردہ سجدہ شکر گزارا
 و ایشان جمیر دین سبب بدنامہ اول بنظر در نیامد کہ در اینجا از آبادی نامی و قشانی بودہ و ہند
 و دیواری شقی بودہ و جمعی جمیر انیسست کہ راجہ بود و در ہند ان تمام او بر کوسہ کہ بنام
 راہ بزارا مشہور بود شہر نیامہ تیار کنانیدہ بود و در ہندی میر کوہ را میگویند چون
 میر جان دیو از آبادی آن شہر واقع ست اندانام جمیر شہرت یافت و حضرت خواہ بزرگ

در انیس الالواح زیب ترقیم فرموده اند کہ در مذہب مطہرہ زوہر وی جناب رسالت
 بزرگی را دیدم کہ ہر شب در دو رکعت کلام مجید ختم کردی و قبل از صبح صادق فایغ شذی
 بعد ازین خواجہ عازم مکہ معظمہ گشتند و طواف خانہ کعبہ نمودند در کتاب فوائد السالکین
 حضرت فرید الدین گنجشک مینویسند از پیر خود حضرت قطب الدین بختیار کاکی او شنید کہ
 روزی چند ہزار گوار بمحصل حضرت خواجہ رحمت اللہ علیہ پیر و مرشد حاضر بودند فرمودند
 کہ وقتی کہ ما وقافہ عید الدین ناگوری براسے طواف در کعبہ شریف رفیقہ بزرگی را
 شیخ عثمان نام کہ از لواحقان حضرت شیخ ابو بکر رضی اللہ عنہ بودند دیدیم کہ در طواف
 اندام ہر دو کسان بر نشان قدم شان قدم می نهادیم و طواف کعبہ مینمودیم آن بزرگوار
 برین معنی خبر وار شدہ گفت کہ از متابعت ظاہری چہ سودا تابع باطنی شاید پیر سیدیم
 کہ شاہچہ میکنید فرمود ہر روز ہزار بار ختم کلام مجید از اصناف این سخن متحیرماندیم خیال
 کردیم کہ شاید ملاحظہ معنی آیات قرآن شریف در دل میسازند بلا قرأت لفظی نہ فرمودند
 کہ خیالت غلط است لفظاً لفظاً و حرفاً حرفاً و تائیدات میکنم مولانا علاؤ الدین نہ فرمودند
 کہ این محض کرامت است ما ہم اقرار نمودیم بعد ازین فرید الدین گنجشک از پیر و مرشد خویش
 میفرمایند کہ خواجہ صاحب من بعد ذکر کردند کہ حصول درجہ اعلیٰ بکفر ریاضت و محنت شاقہ
 نیکو دو مردیدان باید کہ ادب تشستن بحضور پیر خویش بیاموزد و چون حاضر گردد کمال
 سحر و نیازی سر فرو کردہ آمدہ آداب بجا آورد و بے تلاش جاے بلند جائیکہ خالی یا پوشیدہ
 پس ازین از مکہ معظمہ بد شوق تشریف آوردند چہ روز در آنجا اقامت فرمودند و بجا
 رفتند و آن زمین سپرد محمد یار دگار غودہ خود و روانہ بلخ شدند و محمد یار دگار تمام عمر خویش
 در آنجا بسہ نمود و قبرش ہما نہاست و انتظام ولایت بسیار خوب کردہ و روایت است
 صعیف کہ او ہمراہ خواجہ بہ اجمیر آمدہ بود و بعض خادمان آنجا حال ہم دعوی میکنند کہ
 از اولاد محمد یار دگار بہیتم الا این روایت صحیح نیست و خواجہ صاحب در بلخ یہ خانہ

شیخ مصروف به روزی چند قیام فرمایند و در آن شهر حکیمی بود مولانا ضیا الدین
نام که با فقیران صاحب باطن و صوفیان اهل حقیقت اعتقاد و اعتمادی مداشت و
میگفت که چون بنویسان علم تصوف باعث وصال محبوب حقیقی و موجب مصلحتی باشد
تعمود میکند صرف از تزیینات و لغویات و خیالات ظنی است و به بیان فقرای سالک
را بدین معنی بفرموده بود که صاحب بطور سیاحت در آن سرزمین وارد شده بودند
و در دهکده ای رسیدند و دو دوست تیر و یک کمان و یک چاقو و یک سنگ آتش نشان را
میدادند که وقت به وقت محتاج غذا میشوند چنانچه روزی خواب بر رفته اند علیه شکار گانگ
کردند و متصل مکان یکم مذکور زیر درختی سایه دار نشین و به نماز خواندن گشتند و از
آغاز تپیدن کباب که در دهکده طلبه را در مس فلسفه و حکمت میداد چون نظر بر کباب افتاد
از در در به رخاسته نزد خادما آمده به نشست که چون تیار شود قدری طلبیده بخورد و
در میان آنها خوابه صابون از دروازه گشتند خادم کباب پیش آورد و با شوق باطنی
به نمائی حکیم و قوی یافتند و از آن صابون فرمودند بجز و خوردن سوسی عقیده
به اعتقاد و میگویم که با اهل اسکندریه و ... منیدت مبدل گردید و بسوی خوابگاه
مجتب و انضمام پیدا نگاه خوانده قدری از زمین نمود و آورده حکیم مرتضی فرمودند چون
مورد و بلوه و خرق و غلبه معات جمال ذات مطلق باطنی و بنود مشاهد که در کتاب
الحکم فلسفیات و غیره را در پیا انداختن و رنگ ملائق و نیوی از دل زدوده جمله تمیذان
خود را به حصول قدوس حائز ساخت و خود از عقیده فاسد خویش باز آمد چنانکه همه اهل
و طلب مرید شدند و حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ از انجا عازم عزمین شدند و از انجا به لا اورد
تشریف آوردند و روایت است که به تعلیم و تلمیذین مولانا ضیا الدین را آن ملک
فرموده به بخارا تشریف بردند و بعد از ملاقات بزرگان بخارا حکیم رونق آفر
بر نشان زمین گردیدند و خواجہ در انیس الارواح نگاشته اند که از انجا بعزمین رسیدیم

بعد از ملاقات شیخ عبد الواحد پیر شیخ نظام الدین ابوالموید روانه قندهار شدیم و
از بزرگان آن مقام ملاقاتی گشته ارادی سیستان گردیدیم و در آن سفر هر کاب و حاجه
عثمان بارونی در عبادت خانه شیخ ضیا الدین سیستانی که اکابر وقت و پیوسته مشغول
بخدا میبودند رسیدیم و چند روز بخدمت او شان بودیم و دیدیم که کسی از آنجا محروم نیست
هر حاجت مند را از دست غیب چیرے دستیاب میشد و آوازے آمد که براسے رسوخ
ایمان مادن کن و وقتیکه او شان تمام موت شنیدنی گریستندی و تا هفته عشره بر یکپا
استاده بودند و بعد افاقه از من گفتندی که کسی را که با ملک الموت معامله ضرورتی
است و بر دوشتر پیش خدا حساب دادن متحقق و یقین انداز آرام و آسایش در خوا
هم بجایسر و رغبت و بیفکری چرا سیکزاد دای عزیز اگر یقین داری که روزے خاک
خواهم شد و خوراک مار و کژدوم زیر زمین شدنی است بشب خفتن و آرام طلبی راتر که
تمامی و شب روز در طاعت و عبادت آماده باش و همواره عادت ریاضت و محنت
و مشقت کن نقل در دلیل العارفین نوشته است که در سفر سیستان خواجه بهرام حضرت
خواجه عثمان بارونی رضی الله عنه بودند با شیخ بختیار اوشی ملاقات گردید ایشان نهایت
بزرگواری بودند و حاجتمندی هر حاجتی که داشتی از خانقاه شان محروم نگشتی اگر عربانی
آمدے آواز دادندے از غیب پارچه یا موجد شدی و آن همه با و محنت فرمود
تا چند روز در آنجا اقامت گردیدیم روزی فرمودند که مرا نصیحت پیراست که هر چه
بیاید جمع کن بل اینار فقر اکمن که تو نیز مثل من شوی در دلیل العارفین از بختیار
اوشی نوشته است که خواجه رحمة الله علیه فرمودند که چون بلتان رسیدم از شخصی شنیدم
که توبه اهل ریاضت برین پنج است که اول برگنایان و عصیان زمان ماضی خویش افسوس
کند و گوید که چنین عمر گرانمایه خود را در بد فعلیها صرف نمودم بدش چگونه کرده آید و
دیگر آنکه محاسبه فعل خود نماید اعمی افعال قبیحه را بر نهیده فکر باز ماندن از آن نماید

و در زود انجام یافتنش کوشش و جهد بلیغ سازد و تاخیر و تعویق براراه نهد و سوم
 آنکه بعد تو به از منتهیات حذر کند و بسیار تنبیه باشد که فعلیکه از آن تو به کرده است باز
 سرزند باز فرمودند عاشقی را دیدیم ما میگرد که آنها پروردگار را هر که کسی را دوست
 میدارد با تو آرام میرساند و شخصی را که تو دوست میداری بران بلا نازل میکنی یعنی
 راه تو از همه راهها جداست من بعد از شاد فرمودند که تو اضع منقسم لیه قسم است اول
 که نور دن که صورتش روزه است و دیگر که فتن که سببش نماز است و سوم که گفتن که پیش
 زیادت ذکر حق جل و علاست و ایمان هم به سه نوع است نوع اول خوف نونم دیگر رجا
 نوع سوم محبت از خوف ترک گناه و نتیجه اش حفاظت از دوزخ و از رجا زیادت عبادت
 و ناپاید اش قایز شدن به بهشت و از محبت ترک مناجات و تحلیلات و لغی غیر و ثمره اش
 رضای حق جل شانہ و قائم گردیدن بر مقام توحید پس از آن حضرت خواجه به لاهور
 تشریف آوردند و زیارت روضه مبارک حضرت میر علی کرده ملاقات شیخ حسین بیکانی
 که در آن زمان بقید حیات بودند ساختند و تا چند روز در آنجا مقیم بودند و پس ازین
 عازم دلی گشتند و در سرحد شهر رسیدند و در آن ایام دلی در تحت تصرف راجه پتلی سراج
 عرف پتھورا بود و در دلیل العارفین و فوائد السالکین و غیره کتب این همه احوال
 مفصلاً و مشروحاً نوشته است و ما در پتھورا در علم نجوم و سحر و جادو و غیره علامه مشهور بود
 و خبرهای ماضی و مستقبل بطور اتمه راج میگفت که چنانچه دوازده سال قبل از آمدن خواجه
 از پتھورا گفته بود که شش چوبین پیدا خواهد گردید که بسبب او در ملک و دولت تو
 زوال خواهد آمد و بر کاغذ سه شبیه خواجه هم کشیده داده بود و پتھورا نقل آن شبیه
 بناظران ملک تقسیم کرد کسی که شبیه باین شبیه باشد در حضور حاضر سازند لکن اهر روز
 کسیکه از ملک غیر می آمد آن شبیه را بشکل او برابر کردند و در سیر العارفین و فرائد الاسرار
 نگاشته است که وقتیکه خواجه رحمه الله علیه از لاهور بر دلی تشریف آوردند و آن زمان

ماهه گاه وی فرج کرد که کباب پختند و بر آس و خور بعضی بر حوض اناساگر و بعضی بر پستله
 رفتند در آن ایام یکباره تجماع بر ساحل حوضهای مذکور تیار بودند و صد تن و غنم تنخ هر دو
 در روشنی صفت میشد بر بستان آنها از وضو در آن آب منع کردند پس آنها با خواجه رحمت الله
 علیه السلام که در روز روایتی چنین رقمبت که اول ایشان بر پستله رسیدند چون بمرغان
 از نشستن آنها مانع گشتند حضرت پرسیدند کجا رویم که کسی مزاحم نشود جواب دادند
 که بر اناساگر که در آنجا مولیشیان آب می نوشند بروید در آنجا کسی مانع نخواهد شد روانه
 آن سمت شدند و در آنجا رفته وضو کرده نماز کردند و بعد فراغ نماز خادم را فرمودند
 که برو و از پستله یک چها گل آب بیا و خادم چون چها گل به پستله انداخت آب آن پستله ملکه
 تمامی حوضها همیشه بهای اجیر و شیر تر نان و جانوران شیر و آفستر تمام خشک گردید و
 روایت است که تجماع بود بر ساحل تال اناساگر و یک قریه برای مصارفش معین بود و خواجه
 نام بت آن تجماع از بر بستان پرسیدند ایشان سادی دیو بیان کردند خواجه رحمت الله
 علیه السلام فرمودند که از مدتی شما این را می پرسید گاهی بشنایم کلام شده است بانه با گان جواب
 دادند که این شکست کلام چنان کند فرمودند که اگر این صغیر حکم قادر و اجمال سخن در آید
 شما اسلام خواهید آورد و چه گفتند که آنچه حضرت بیان میفرمایند خلاف واقع است پس
 ایشان بجانب آن بت اشاره فرمودند و گفتند که بکلمه خدا ایمان نزد ما بیا و کلام کن
 هماندم او نزد خواجه حاضر شده تسلیم با آورد و واقعه از خدا و رسول منوره مسلمان گردید
 خواجه صاحب نامش سعدی نماده ابریق مقدس با و داده بر آس آب آوردن فرمودند
 چون او ابریق در آب افکند معالمتی آب چه چشمه و چه چاه و چه آبگیر و شیر تر نان و جانوران
 اچیر تمام تر خشک گردید هنوز نصف پر شده بود و نصف حتی ماند که سعدی باز آمد و تمام
 ماجرا از اول تا آخر عرض نمود پس خادم را فرمودند که آنچه فرمودی را باشد از بازار بیاز و
 کباب بپزد و خود به نماز مصروف گشتند و بر بستان احوال خشک شدن آب و شیر تر نان نشسته باین

شتران و مسلمان گردیدن سعدی از پیور میان کردند چون مادرش شنید گفت که
 نه زندان همان کس است که قبل از دوازده سال با تو گفته بودم خبر داری المقدور
 بتواضع و عجز پیش آئی و سرکشی نه زنی تا چند سی ساطنت تو قائم ماند و الا وقت اخیر سلطنت
 خود بدان او گفتن مادر خود را در راز کار دانسته وزیر خود اجمیال نام را که سحر و جادو را
 مفسد بود اطلاع داد او گفت که اینهم عجایب و غرایب از سحر و نظر بند نیست باید که اول
 شود بدولت بگی شتم و خدمت عازم انصوب شوید من هم از پس می آیم پس پیور اراده نمود
 آنطرف گردید و در دل خیال میکرد که چون بان فقیر رسم بسیار بیخ و ایداد هم بجز این خیال
 نماند گشت آگاه نصیحت مادرش یاد آمد و از اندیشه ناسوا بمنتفصل شده توبه کرد
 و بعذر توبه پیشش مینا گردید باز همان اراده فاسد نمود و همان پیش آمد که پیش آمده بود
 باز گریان و نالان شد باز بینائی یافت همچنان هفت کت بستن شد و چنان شد انقضه
 به دست خواج صاحب رسید و از طرف دیگر اجمیال هم با هفت صد از دهاست آتشین دم
 دیگر از پانصد چکر که خود بخود در میوای آمدند و هفت صد شاگردان سامری پیش آمده
 برخادمان و الاسحر و جادو کردن آغاز نمودند و ایشان انحال بخواجه رحمة الله علیه عرض داشت
 کردند خواجہ دائره مدور گرد رفتند و خود کشیده فرمودند که شما ازین احاطه بیرون نروید
 اگر مرضی خداست این همه از سلاهما و قهرهای خود زخمی و مضروب خواهند شد و بشما گزند
 نخواهد رسید این گفتن بود که آنهمه چکر بر لشکر اجمیال بقیاد از صد مدتش بسیاری از لشکریان
 بمردند و بسیاری مجروح شدند الا اجمیال صحیح و سالم بود و آنهمه از دهاست گردان و
 خوردن گرفت بعد ازین خادمان را از شداد شد که ماران و کژدمان را در زیر زمین مخون
 کنند پنجاه از ماران شجر خراول و از کژدمان شجر بهرنه هماندم سر سبز و شاداب نمودار شد
 حالا هم درخت مذکور در بعض جا موجود و خواص آنها نیست که اگر بگردید مار یا کژدم آنرا
 بایده بپزند فی الحال شفا یابند و مان بماند انحال است و متعجب و از تشنگی جان طلب

بودند آنگاه چنانچه را گفتن مادرش صادق آمد آخر الامر مقتدر او اجیبال هر دو دست
 بسته قریب دایره مذکور رفته زمین خدمت پیوسیدند و عذر اقصیه کرده عرض نمودند که از شسته
 تشنگی ما و تمامی شهر قریب بملاکت رسیده ایم آنچه کرده بودیم سزایش کن منبغی یا نعمتم
 اکنون امیدواریم که نظر گرم و عنایت بحال ما گذارایان فرموده از راه آسمان
 در گذرند ارشاد شد که برادر یقین بیا تا قدری آب بدرهم او رفت و هر چند است که بزرگ
 تمام آن ابریق را برداشته ببارد بلکه قوت سحر و جادو هم تمام شود و کار در راه را ابریق
 از جانتبیه ناچار تن بجز در داد و حضرت فرمودند که این ابریق در آن تداست اگر تو چاه
 فیصل و چشم برداری نتوانی برداشتن من بعد بهتدی ایما و مودنه او رفت و ابریق برداشته
 پیش خوابه رفته اند علیه نهاد ایشان قدری آب از آن ابریق در آتاساگر و پیسله پیچیدند
 که از آن آن هر دو و پیسته روان گردید و دیگر سر حشیره را به و چاه که آب آتاسا و شیر بانوران
 و زمان که خشک شده بود بدستور بر آب و شیر گشت که باعث راحت و آرام میگفت
 آنجا شدند ازین دعا فرمودند که در شتران طاقت پیشین باز آمد که آتاسا و پیسله
 آنجا کردند چون مردمان کرامت و قدرت معانیه نمودند با هم سرگوشی کردند و گفتند که بگفتند
 ما سیدالایتیم که اجیبال شخص کامل است صحیح بود و مصرعه خود غلط بود آنچه من پنداشتم و ناحق
 تخلف و بهتری این را میدادیم چه که امر و خود هم ذلیل شد و ما به را نیز نادم و منتقل گشت
 اجیبال دید که خلق با او سویی عقیدت دارند با خواجه گفت که بفرمایند در درویشی
 تا که ام مقام و دستگاه دارید از من ارشاد شد که اولی تو آنچه حاصل کرده پیش آر بعد ازین
 هر چه دیدنی خواهد بود خواهی دید انشاء الله تعالی پس اجیبال بر عارست و حرم آهویو انگذ
 و جسم دم کرده بجست و بر آن پوست آهویو نشست و بالای آسمان پران شد کفار را از آسمان
 رفت باز آمد خواجه رحمت الله علیه از مراقبه چشم کشادند و پرسیدند اجیبال کجا رفتی و در آن
 معروض داشتند که بر آسمان می پرد و بعد بر سی ارشاد فرمودند که حالا چه شد التماس نمودند

که کزن نظری آید پس حضرت به پا پوش مقدس اشاره فرمودند هر دو پا پوش شریف
 سومی سپهر پان شنبه و بالای سراجیپال رفته بر سرش زدن آغاز کردند و او بسبب
 درد و اوجی که درین گرفت و آواز فریاد و انگیخت که از نهاد اجیپال می برانید
 حاضران آنجا می رسید متعجب شدند که این چه ماجراست چون بالای چرخ نگاه کردند اجیپال
 را دیدند که بر سرش پا پوش با سه افتد و او صحت زمین مایل بود چون بر زمین رسید
 در رویه پاسبی عالی افتاد و آواز الا مان بلند ساخت آن زمان حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ
 پا پوش مقدس اشاره فرمودند تا از نزد کوکوب باز ماند اجیپال گفت مرا کمالیکه حاصل
 بود که در دم و بستر ای نور رسیدم اکنون آنچه جناب کرامت و کمال بهم رسانیده باشند
 تا از بدایه تا آنچه در عاقبت شده و روح مبارک صحت سرش اعلی اوج گرا کرد اجیپال
 را دیدند که با برادر و هم را آنچه کرد و روحش نیز پیر وانه کرد و تا آسمان اول رفت و زیارت
 ازین بافتن چه پدید آمد در دماند روح مقدس آنحضرت از ان بالاتر پیر و از کرد آنگاه روح
 از دست جو خوشامد پیش آمد که من طفیل حضرت شده ام اگر امر و زان سپهر
 با ما میسر شد فی نیست حضرت را به عجز و انکسارش رحم آمد و در امر او گرفته
 شد و علی را مدد و رانجا ملائکه برای زیارت آمدند چون اجیپال این ماجرا دید متحیر
 شد و ازین صحنه تیر در میان خواجہ رحمۃ اللہ علیہ و اجیپال فاصله باقی بود چون
 از آنجا باز آمد و به خدمت افتاد و التماس نمود که بنده هم از اسرار الهی آگاه فرموده
 شود و از دست هم رفته فرماید هر کاب با شتم خواجہ التماس و رابشرف قبول دادند و از
 دست او بالار قریب به لاسکان رسیدند و بذا بود وحدت مملکت و شند آن سعادت
 بسیار که میان شد عرض کرد که خدوم عالم این فادام ازین لذت محروم مداشت شود
 و بدو که اکثرین اگر نازا بن اسرار آگاهی داده آید چه سود خواهی دید چه اگر ظرف و
 این آیه است که ما سائیمت و موصول آن جزا قرار کلمه طیبه لا اله الا الله محمد رسول الله

معلوم این گفتن همان بود و اجیپال را کلمه طیب بر زبان آوردن همان پس خواهر
 رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بار و مقدس خویش روح اجیپال را گرفته بر غرش برد و در سیه پشت
 و درون و عرش و کرسی و لوح و قلم کتائیده بشهر جمیر باز آمدند اجیپال کلمه طیب گفته
 بر پاس حضرت افتاد و اسلام آورد و بسیاری از آن فرقه بدین احوالت ایمان
 آوردند و پتور امپراتور و متعجبانه یسوع ایمنه میدید خواجہ با او فرمودند تو هم شرف
 دین اسلام مشرف شوی و دیگر دانید و بر رفت حضرت فرمودند اگر اسلامت آرس
 بارے تو گرفتار لشکر اسلام خواهی شد و ازین انکار در جهنم ہم پناه خواهی یافت
 و اجیپال متمسک شد که عرضی دارم اگر پذیرا شود فرمودند که آنچه در دل داری بر زبان آید
 برانند که مطالب او تعالی است که مسبب الاسباب است دست بستم عرض نمود که عین
 آن دست که تا قیام قیامت زنده مانم تا تمامی کتائیکه از ما سر زده کرده باشم حضرت
 بحضرت عجیب الدعوات جل شانہ دعا فرمودند فوراً بشارت اجابت یافتند و با اجیپال
 فرمودند که تنای تو بر آن بعد ازین اجیپال و سعدی هر دو با حضرت عرض نمودند که
 اندرون بایه شد حضرت قبول فرمود و خانه سعدی که نسبت دیگر خانہ امجدہ بود فروکش
 شدند و در آن جا جماعت خانہ و عبادت خانہ و باورچی خانہ تعمیر کنند و با یکدیگر از زنان
 باورچی خانہ بود اکنون رونق مبارک و گنبد شریف است از حضرت خواجہ قطب الدین
 بختیار کاکی او شی منقول است فرمودند که تا بیست سال بخدمت خواجہ رحمہ اللہ علیہ بود
 آن گاه ہی ندیدم کسی غیر از ایشان و روزیکہ خادم عرض نمودی که امر و چیزے برای
 خرب خیرات موجود نیست چہنگوشہ مصطفیٰ رواشته فرمودندی که بقدر کفایت خرق
 امروزہ بگیر و کسے محتاج و فقیر از آستانہ فیض نشانه محروم تر نمی و قتیکہ حاجت منسی آید
 خادم از نذر مصطفیٰ حسب ارشاد حضرت برداشته با ویدادی الا از دست مبارک گنجی
 کسی را بجز منی عنایت فرمودند نقل است که مسلمانان از ملازمان راجہ پتور افتادند

خواجه باراد که بیعت آمد حضرت متمسک و را قبول نفرمودند و باراد که در راجه شهنشاهی معتد
 و متکبرین را بنواخته فرستاد که پیران را برید نفرمودند آتش زدند که بس و ده اوکل اینک
 او عاصی و فاسق بدلیست و تو هم شخص خیر نیستی است و نیز از تابعا نم سوخته بر لوح محفوظ
 که لوحیست از مر و اید بسیار وسیع و فراخ بر آسمان مفتح که در آن جمیع اعمال تمامی مخلوق
 نوشته است در اعمال نام این کس نگاشته است که بی ایمان و گناهخواهد مرد چون چپ و راست
 از آتش غضب بسوزد و گفت که این فقیر دعوی غیب دانی مینماید و از حکم من سرپیچاید
 باید که زود از علمداری ما بیرون شود چون حضرت برین سخن مطلع شدند نفرمودند
 باید دید که اندر سه روز من میروم یا تو میروی هر دین روز معین معز الدین بادشاه شام
 معز افواج برادر حمله نموده چپورا و تابعین او را گرفتار کرده بر دو آن مسلمانان ملازم
 چپورا که نزد حضرت باراده بیعت آمده بود بخون گرفتاری خود در آب غمری کردیده
 بر دهنش مود که حضرت پیش آمد که در آب غمری رفته و در موقوفات از حضرت خواهد
 قطب الدین بختیار کاکی او شش نقل است حضرت فرید الدین گنجشک میبوسید که رو کرد
 به مقام امیر بخدمت خواهد رفته الله علیه حاضر بودم و در آن زمان چپورا زنده بود و شش
 آمد و با حضرت عرض نمود که چپورا میگوید که اگر این شش از علمداری ما برود بهتر است
 حضرت فرمودند که من او را زنده گرفتار لشکر اسلام کردم چنانچه بچنان و وقوع یافت
 و در طبقات نامری و تواریخ فیروز شاهی و بهادر شاهی و اکبر نامه و دیگر تواریخ هست
 مثل تواریخ پرتغالی راج و غیره که هنوز در هفت و شان موجود و نهایت صحیح و درست
 احوال پرتغالی راج و معز الدین بادشاه شام چنین نوشته اند که قبل ازین با چپورا هفت
 جنگ کردید معز الدین هر بار شکست فاش خورد و در قید هم افتاد اما بعد داد و ان نفوذ
 و اشیای خلاص گردید و روزیکه به زبان بجز بیان حضرت رفته بود که چپورا را زنده گرفتار
 افواج اهل اسلام نمودم همان شب معز الدین خوابی دید و صبح آن یا امر او وزیر بیان

فرمود که امشب در واقعه دیده ام که در بهشت شش نفرانی صورت بر تختی نشسته و
 بسیاری از خادمان گردشان کمر بسته ایستاده خاوس از ان خدام دستم گرفته پیش آن
 بزرگ بر دوا و بامین ارشاد فرمود که ترا سلطنت هند عنایت کردم و راجه پتھور را
 سلطنت معزول کن. ثبلس متفق اللفظ تغییر خواست فتح هند و ستان گفتند و مبارک باد
 و اند سلطان تجمل تجمل فتح بیا راسته سمت هند و ستان ماندم گردید و لاهور را فتح کرده
 و دیگر اکثر دیگر ملک بنا قایض شده و قفسه های سحره مندفع ساخته نهشت قراسه
 ملک محروسه گردید من بعد خروج کثیر باز بر هند و ستان آمدم و سر هند بقتض خود
 آورده لشکر من را راجه پتھور را من ستاد و امیری را قایم مقام خود سپار
 کرده و رفت فرماست ولایت گردید و چون لشکر او بر امیر رسید راجه با او مقابل نشد
 و نامد فی آتش جنگ و جدال مشتعل بود و فریقین در جنگ برابر بودند چون باد شاه
 انجیر شنید فی الحال که ملک و ولایت هزار سوار زره پوش و از موده کار مرده وار
 بر سید بعد سعی کمال و جهد بیخ اجمیر رسید گردید و اول باد شاه اهل اسلام که تحت هند و ستان
 نشست همین بود و به که درلی ما و ارا سلطنت هند که دانیس همین و بعد ازین هم که
 بر تخت نشسته بی حکم خواهر نه نشسته و وایتی دیگر چنین است که مغرالدین عرفی شهاب الدین
 بغوری حکم خواهر سمیت و بی معاذ خراج روان شد و شهر کیه در راه افتاد فتح نمود و قفسه
 بمقام تنایس رسید یک ملک و ولایت هزار سوار همراه داشت و راجا قایم مقام کرد
 سامان جنگ مهیا ساخت چون این خبر پتھور را استماع نمود و بدو فرستاد پیشین که بیرون
 مختصر در بیان پرتختی راجه خواهد آمد و ششم پیشتر ازین هم نوشته شد فوج بادشاهی
 وزنی نکرد و با وجودیکه بسیار امیران جسار و سپه سالاران آزموده گاهیه پتھور را
 در جنگ راجه جی چند که رانیش را زبردستی آورده بود و مقتول گشته و از پیشتر
 مائل عیش و عشرت شده بود و بنا بر این طاقت برداشت مشقت و تکلیف نداشتان القصد

پنج لشکر بیار از قلعه تارا گده روانه تنگانیسگر دید و در آنجا بعد مقام عظیم در سینه
 پنج صدر شتا و دوشست بجز بادشاه فتح یاب در راجه زنده گرفتار گردید و راجه
 بادشاه گفت که من ترا بخت بار از قید رها کردم تو مرا یکبار خلاص کن و آنچه میبین
 کنی همیشه ادا خواهی نمود و بادشاه جواب داد که آنچه گفتی راست است الا تو از ادب
 سلطنت آگاه نیستی یعنی عدد و اگر گرفتار کردن و باز گذاشتن شرط سلطنت نبوده
 و تو که مرا رها نیک کردی دلیل بر عدم وقوف و ادب سلطنت هست پس رها کردن
 دور از مرتبه حرم و احتیاط و آئین حکمرانی و جهانداریت بر تخت نشست و در شهر
 با جمعی دین محمدی پرداخت و منکر را بیدریغ نه تیغ ساخت بعد از این بسیار تحف
 و هدایا براه گرفته بخدمت خواجه حاضر شد و احوال خواب عرض کرد و حضرت بستم فرمود و شاه
 کردند که ظلم و فجور کن بغیبت دین و آئین فرمودند و خطابش سلطان معز الدین
 بقلعه تارا که فرستاده بودند بادشاه معز الدین و قطب الدین ایک را بر قلعه گرام
 مقرر کرده خود سمیت بنام و قنوج رفته بر راجه بی چند و دیگر را بفتح حاصل کرد
 و طرف دیگر قطب الدین ایک میراث دو یک سرحد با هندی فتح کرد و درین مابین خبر
 فوت غیاث الدین محمد را برات که برادر حقیقی سلطان معز الدین بود رسید
 فوراً سلطان معز الدین را روانه هرات شد و آن ملک را بر امیران بنقسم فرمود
 بر خوارزم طلب نمود الا شمس الدین که از آن روانه روم گردید لیکن چون در آنجا
 شمس الدین را از قتل خود آگاهی شنید فوراً از آنجا بهندوستان آمد و تماشای آن
 قتل را دید و در آن زمان که در هند مسکن ساخت انگاه روانه عربین شد و تا چهار ده
 سال در آنجا بماند و شمس الدین را در بعضی یکصد تاسی و سه سال بادشاهی هندوستان
 کرد و در بعضی یکصد تاسی و سه سال بادشاهی هندوستان کرد و در بعضی یکصد تاسی و سه سال
 بادشاهی هندوستان کرد و در بعضی یکصد تاسی و سه سال بادشاهی هندوستان کرد

میرالدین بر تخت نشست اگر چه از خاندان ترکی سلطان موصوف بود و با وجودیکه
در ظاهر اصالت کلنی داشت الا بسبب حسن اخلاق و اوصاف حمیده ممتاز گردید
و انگشت خضر او شکسته بود و لهذا او را یک شل میگویند و هر کاب بادشاه مدح
هندوستان آمده بود و بسیارے کارهای عظیم و نمایان از و بظهور آمد و فتح
پلی میر بود و ملک هند را تا سرحد چین فتح ساخت و در همان سنه پنج و امانه و یقین
ه و ز سده شنبه بر تخت لاهور نشست و بعد ازین بغرنی رفته با تمام امرای آنجا بیچار
در صرف کرد و در سخاوت و شجاعت عدلیش بنو و در کتب ششصدی نوشته اند و در
سادات نسبت شان به الهیت میرسد اگر چه بظاهر دنیا دار اند لیکن باطن از جمله
مخلقات دور اند و بسبب اتباع صفت و نظر انقیاد او و الامرتایع و محکوم سلطان
میرالدین شده هندوستان آمد و بعد فتح هند قطب الدین ایک را بدلی معین کرد
سید حسین رابع عم زاده شان بنای استقامت آنجا فرموده حاکم غرنی گشت
بعد چندی قطب الدین سید وحید الدین و سید حسین صاحب را بکومت تارکده و اجیر
روان نمود چون این بر دو صاحبان باجمیر رسیدند با حضرت خواجہ ملاقات کردند
و جمله فوائد علوم دین و رشد باطن سید صاحب از خواجہ رحمتہ اللہ علیہ حاصل نمود
و در کتاب سید العارفین ہم چنین نوشته است و از کرامات حضرت خواجہ کفایت
نزد حضرت طح آمد و رفت انداختند الا بسبب استغراق کمال دریافت جنس غیر
نبود و بر کسے تقدی برای قبول کردن دین اسلام نفرمودند چرا که خدای جل و علا
فرموده **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ** و دلیل میگویم آنرا
که میخواستند جنبه باطنی اینقدر بود که هر که دیدی اگر چه چید سخت دل و مقصوب بود
خود بخود تلقین دین اسلام خواستی آنزمان او را بخوبی تمام از آئین دین اسلام مطلع
و آگاه گردندی و با همه کس بتواضع و اخلاق پیش آمدندی بنابرین چه از اهل هند

و چون از اهل اسلام رغبت تمام آن برگزیده انعام رجوع آور و ندی و تماحال در
 هر هفته برای زیارت مزار مبارک میر و نذر خصوصاً در ایام عرس بنود و اهل اسلام
 بخت و تیر و غیره حاضر میازند و تحف و قشوق هر که از اولاد حضرت سجاد و نشین
 یا پادشاهان و چند میر حضرت که از خدمت یا برکت جدا گشتن انتظام ولایت
 بنده و ستان و غیره من شان گردید شهرسے یا قصبه یا قریه که در آنجا کسیک یا بن سلسله
 لغات و ارض نیست و او خالی از کرامت نباشد و حضرت مولانا مسعود غازی و حضرت
 پیران و غیره از راه در و قلع حضرت نوشته اند که در هر زمانه شخصی از سلسله حضرت
 یا و در آنجا نباشد و او بر تمام هند و ستان سواے حد علی بنان منصرف میباشد و
 در آنجا بفتح خواهد آمد و در آنجا میفرماید نقل در کتاب سیر العارفین نوشته است که کفای
 انجیر یا سید شمس الدین غلام قطب الدین علی داشتند چون حال ارحال قطب الدین ایک
 و بر شمس الدین شمس الدین غلام قطب الدین مرحوم رسید کفار را موقوف
 قیمت و است آمد و وقت شب آنها بر دیوار قلع از نردبان رفته درون قلع درآمدند
 و اتفاقاً آنشب سید صاحب جانجا جلوه فرما بودند و تمام فوج برای تحصیل زور در پرگشت
 رفته بودند چون سید صاحب زین واقع و قوت یافتند با هم را بسیار نیکه موجود بودند مقابل
 گشتند با آنرا تر جمه شهادت یافتند و قتیکه خیر این واقع بمع اقدس خواهد رسید فی الحال
 در آنجا شریف برده بخیز و کلین شهادت فرمودند و محمدان قبل از تشریف آوردن خواجہ
 بگریختند و بر مزار سید صاحب گل و یا مین انداختند چنانچه هنوز هم این رسم جاریست
 که بدو عرس سهره گل بر تربت سید صاحب می نهند و بتاریخ هیز دهم ماه رجب الحرام
 سید صاحب شربت شهادت نوش فرمودند و در آنجا مزار شهیدان بی شمار است و هر که
 برای زیارت مزار خواجہ می آید براسے زیارت تربت میران صاحب هم میرود و او اکبر
 بادشاه در آنجا روضه عالیشان تعمیر کنانند که نه صد هفتاد و سه تاریخ اختتام او است

احوال مختصات یعنی احوال راجگانی که قبل از سلطنت اهل اسلام در اجیر حکمران بودند
بعد راجه کنه که اجیر آباد کرده اوست عکدار سی اهل چوکان گردید و از اولاد دشان راج
انکه در دو اوقصبه ساحر آباد کرده و در عکدار سی اوکان نمک پیدا شد و در غاندا نش
از شش پیشت حکومت ماند و بعد از راجه امرنگه بر تخت نشست و من بعد در سمبست
بر اجیر فرزندش بل یونگه راجه گردید و حوض منیل بنیاد کرده اوست این راجه بدو
نایت تمام بود و چنانچه باره به قصبه بشکر در سمبست رفت و در انتخاب از منی
گردید و پادشاهی می نمود و حسین و تبیل بود و بغور ویرانش راجه بدو فرزند گردید و بشبه
به قصابه اش رفت و بتقدیمی با و روس خود را سیاه کرده و بدو عداد که بعد هفت روز
ترا از راجه برگزیده بود و پیرمردم خوار خواهی شد بعد از ان با جمیع باز آمد و روز دیگر
از کرده خود ترسان و لرزان نزد آن زن رفت و گفت اگر چه از من گناهی عظیم صادر گشت
الایم حضرت آمده ام عفو تقصیر میخواهم و جواب داد که تیر دعایم هماندم به نشانه اجابت
رسیده و تیر رفتی باز می آید اما بلفایکه از نطفه من و تو بوجود آمده ای تو خواه
گردید الغرض بر روز معهود او را مار گردید و او فوت شد چون لاش او را سوختن خواستند
شعله از جفته او برآمد و خبیثی از ان پیدا گشت و هماندم دو چسارلس راجه شکم فرو برد
و هر روز مردم خواری آغاز کرد چنانکه آن قصبه تباه و ویران گردید و آن دیو بکوه سیر
میان دو دیو مشهور بود و گور جا از ان روز بدیو کاوان آمده و میتم شد و بعد
دو ماه از آمدنش طفلی از او پیدا شد که نامش انانما و نند و تیشکه پس دو از ده سال
رسید آن خبیث را از انجا رانده تر که اش بقبضه خود آورد چون ماه اسبج آمد انانما
که تمام بندگان بر نام بزرگواران خود فقیران و گدایان را خورونی میدادند انانما
خود پرسیه که نام پیرم چیسیت تاکه من هم بر نام پدر خود گدایان را خورونی دهم اگر چه
ادبش از آگاه کردن او پهلوتی ساخت الا بسبب بسیار اصرار انانما مجبور شد حال

بیان کرد و مکان غنیمت را نشان داد و نا بجز دشمنیدن روانه سمت مکان او گردید
 چون دُمنو ندانین را دید گفت چرا از زندگی پزاری و از حیات به تنگ آمدی اما گفتم
 من فرزند سلدیو از شکم کور جانان نام دارم آن غنیمت دانست که این فرزند نیست
 و وعده که در باب هدایت نجات او مادران کرده بود بسیار کرد و گفت مرا به پیر
 براسی خاتم پیاموز جواب داد که به کاشی رفته در اینجا و کورت گیمه شوم بچرخ و پناه
 این سخن روانه کاشی گردید و انا بحیر را آباد نمود و بعد از آن پسرش بر تخت نشست
 و پس از مردنش فرزند او که مسهی برانندی بود بر کشته تعمیر کرد و بعد از او راجه سومیر
 گردید و فرزندش بر تعمیر ارج عرف پتھور و در سببیت بکرم متولد شد چون بج
 بلوغ رسید و لیعهد گردید و خواست که قلعه بر قلعه کوه ناگهوار بنا کند و عمارت آغاز کرد
 اما آنچه در تمام روز تیار شدی بشب بیفتاد و سه مدتی همین ماجرا ماند آخر الامر بر تعمیر
 خواب دید که شخصی میگوید که برین کوه قلعه تیار کن بلکه بر پتیل تیار کن لهذا بجای
 مذکور قلعه تعمیر شد بعد از آنکه پال قوم راجپوت راجه دهلی گردید و در سببیت
 بکرم پتھور اسمت بدری ناسته رفت و از اینجا والد خود یعنی راجه سومیر را همراه خود
 آورد و تحت دهلی با و سپرده بسوئے پشاور برای جنگ با قوم رودیله رفت و پشاور
 بحولاییم والی گجرات قوم سولنگی بر دهلی از پشاور بدلی با افواج حمله نموده بعد جنگ
 عظیم سومیر را بکشت در روانه گجرات گردید چون پتھور آمد بر تخت نشست و قتی
 میر حسن برادر شهاب الدین باغی شده ملک بر شیراج آمد شهاب الدین پتھور
 نوشت که اگر برادر مرا از ملک خود براندی مر جی تفضل بیکران و تفضل بی پایان
 شدی و الامرا به سلطنت خود رسیده بدان راجه جواب داد که هر که به پناه خود آید
 با من او تن در ندان و از پیش برانیدن شعار راجگان ذوی الاقدار نیست چون
 اراده خود بآمن انی طرف می نگارند چه مجال شامت که در سر حد ما گامی بنمید اگر

طارے ہم قصد اینجا نب نماید پرش بسوزد از خوف من آسمان و زمین لرزید
 بادشاه ازین جواب سمیت ناک در جوش آمده حمله آورد گردید و رسمیت ۱۳۰۰
 بکرم از فوج بادشاه و راجه بقصبة پیکانیر که از ناگور بقاصه سی میل است جنگ
 و جدال واقع شد آخر الامر بادشاه مقتدر گردید بعد پیروز فوجی همراه ساخته
 بادشاه را بغزنین فرستاد و بار دیگر در سمیت ۱۳۱۰ اسبکرم در مقام پانی پت از بادشا
 و راجه پر تیراج فویت محاربه رسید و رانچا هم شاه پانیر بغیر شد و بعد شیخ پنج روزه
 بادشاه هشت هزار راهوار بطور جزیه داده ربائی یافت بار دیگر بمقام پیکانیر
 اتفاق محاربه افتاد باز لشکر سلطانی بر سمیت یافت و بادشاه دشگیر گردید باز
 بعد دادن همانقدر مرکب مطلق العنان گشت قصه کوتاه همچنین تا هفت بار بادشا
 بقید درآمد و بار هفتین تابشش ماه مقتدر بود بار هشتم بادشاه فحیاب شد و پتورا
 زنده گرفتار و سلطان راجه را کور کنانید چند راسه باد فروش که مقرب پر تیراج
 بود چون خیر این واقعه شنید نزد یک بادشاه آمد و سبار کیا دفعه داده از هر سخنا
 ران گفت که راجه و تیر اندازی کمالی دارد که بر نشانه بی شست از پس پرده میزند
 و تیر زنی کند بادشاه ازین سخن متعجب شده نیزه قلم برد و داد و گفت که تیر بزنی چون
 مگر گفت راجه بادشاه را نشانه کرد و چنان زد که خدنگ در حلق بادشاه خلید و او
 جان بحق سپردن بعد راجه هم و چند راسی خود را خورشتند تا اینجا احوال راجگان همیشه
 نقل قطب الدین بختیار او شیخ در کتاب دیل العارفين نگاشته اند که مرتی بخت
 خواجہ بودم مگر حضرت گاهی بر کسی اعتراض فرمودند و روزی طرث گذر شد و شیخ
 علی مرید حضرت هم همراه بودند که شخه دامن شیخ گرفت و گفت که انچه از من ام
 گرفته مرا بدو بملاحظہ این کتاکشے حضرت فرمودند برای چندی مهلت ده این
 و ام تو او را بخاہد کرد و الا او از قبول این معنی سرباز زد و هر چہ بلطف و آشتی او را می بینم

او یک هم نمی شنید حضرت خواجہ ہر و مبارک از دوش اقدس بر زمین انگشت زد و فرمود
 کہ ہر قدر ز زکرت کہ زمین کس باقیست از زمین برد بگیر چون او زیر دست انداخت
 خواست کہ از حق زیادہ بگیر دستش بچہ ہنرم خشک گردید و او بلا آغاز کرد
 و گفت کہ و ام را معاف نمودم از خطایم در گذر کرد و آید حضرت دعا فرمودند و دستش
 بحالت اصلہ گرایید فی الحال بر قدم اقتاد و داخل سلسلہ خدام عالی گشت و در میان
 کتاب نوشتہ است کہ روزی نزدیک خواجہ رحمتہ اللہ علیہ شتہ آمد و گفت کہ آری
 مشتاق خدمت بابرکت بودم الحمد للہ و الملت کہ امر ذرا از شرف قدسوس والا
 شدم و تکرار این میکرد و خواجہ سومی او ملاحظہ نمود و تبسم میفرمود و بعد بخلطہ ارشاد
 شد کہ آنچه در دل داری بعل آرو و جدہ و فاکن چون آنکس این کلام گوش کرد و از
 بر جہش اقتاد و امان طلبیدہ عرض کرد کہ حضرت بر تمام ماجرا واقف اند من مخفی
 بمقتضی و من بعد کار و از بر خود بر آورده پیش حضرت بنگینہ فرمودند افشا تا بار
 کسے ممکن کہ این شیوہ بہتر نیست آنکس گریان شدہ بر قدم اقتاد و گفت کہ ازین
 گناہی عظیم صا و رشید بجزای آن سزا را نم کہ قتل نمودہ شوم فرمودند کہ این طریقہ
 مانیت ہر کہ ببادی نماید در عوض این با و نیکی کنم این فرمودند و از قدم فیض لزوم
 سہش را برداشتند و در حق او دعای نیک فرمودند و او خدمت حضرت حقید
 چنانچہ از برکت خدمت چل پیچ حج بیت اللہ و زیارت روضہ نبی صلا اللہ علیہ وسلم
 او را حاصل گشت و ہما بخدا در قرب و جوار دفن گردید و در میان کتاب نوشتہ است
 کہ کافر کی کہ چہ مبارک بیدی مسلمان گردیدی الحمد للہ علی ذلک و حضرت فرید الدین
 گنج شکر از خواجہ قطب الدین بختیار اوشی روایت میکنند کہ خواجہ در باب اہل سلوک
 فرمودہ اند کہ بلاے دوست را رخصاے دوست بدانند و فرمودند کہ بلائی دوست
 رحمت اوست بنابر این روزیکہ دوست نزول بلا بر من میفرماید میدانم کہ از نعمت

عظیم محمد دم اندم روزی بخت پیر دستگیر حاضر یوم شنبه بر آن الدین رنجیه و ملا
 و بصورت نمکین آینه حفظت خواجہ عثمان بارونی رضی اللہ عنہ فرمودند کہ غول چرستی
 گفتند کہ عسایہ ام دیو ابر خود را چنان بلند کرد کہ بی پرواگی ما را از آن میگردد و حضرت
 فرمودند کہ چون او بر دیوار رسید و در زمین نمی افتد و گردنش نمی شکند بعد این شیخ
 بر امان الدین نازم کان خود گفتند و بنور در راه بر او فرمودند رسید کہ عسایہ از دیوار افتاد
 و گردنش شکست با آن خواجہ ارشاد فرمودند کہ در ایمن و مولانا پیر الدین و تان
 تمیہ الدین تا گوری و پنداشت خاص دیگر بنور حضرت پیر و مرشد حاضر بودیم فرمودند
 کہ انسان را باید چون مجلسی برود و با یکدیگر دایره با نجا بنشینند و مالش جای بلند کنند
 چنانچہ رہ ترمی حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم مع تنی چند از اصحاب نمی آمدیم
 نشسته بودند و رینا آشنا کسی برای قزو سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمد و شخص را
 سپاس جایافت و نشست و دیگر در پس بر کسان و آن سوم جای بلند نیافت باز رفت
 حضرت پیر میل علیہ السلام بخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدند و گفتند کہ
 او قتالی جل شانہ فرموده است کہ اگر کسی بچاپ بر صفت آخرت است از او مرگ آید
 کما لانت بنشینم فردای قیامت او را رسوا نخواهم کرد و او را پس رفت گویان
 رحمت ما یوس گردد و هر سال چون حاجیان از کعبہ شریف آمدند می گفتند ہی
 کہ حضرت خواجہ عثمان بارونی راضی اللہ عنہ بطواف خانه کعبہ دیده ایم و ملا بر او نجا
 و تحلیہ می نشستند و این ہم به پای تحقیق رسیده کہ هر شب حضرت زیارت خانه کعبہ
 تشریف بر وندی و قبل از نماز فجر باز آمدندی از حضرت پیر دستگیر خواجہ عثمان بارونی
 رضی اللہ عنہ نقل مینایند کہ حضرت خواجہ یوسف چشتی چنان کند زمین بودند کہ قرآن شریف
 حفظ نمیکرد روزی در عالم رویا پیر خود را دیدند کہ میفرمایند کہ چرا رنجیه هستی گفتند
 کہ کلام اللہ حفظ نمیشود ارشاد شد ہر روز صد بار سورہ اخلاص خواند و با شوق و تمیز

از خواب بیدار گشتند بر تلقین پیر خود عمل کردند و در اندک مدت قوت حافظه چنان ترقی کرد که بزودے هر چه تمامتر کلام الله شریف حفظ کردند و بقوت حافظه هر روز پنج ختم کردند و روزی پرسیدم که قرآن مقدس را در لشکر و سفر دریا و جای خوف با خود داشتن درست است یا نه فرمودند در ابتدای اسلام کلام خدا را همراه نمیداشتند که شاید بدست کفار نیفتد و آن وقتیکه اسلام ترقی یافت همراه میدادند و در فضیلت قرآن شریف فرمودند که پس از وفات سلطان محمود غزنوی کسی او را بخواب دید و پرسید که او تعالی با تو چه ساخت جواب داد که شبی در ایام سلطنت در خوابگاه من کلام الله نهد بود چون بختن رفتم خیال کردم که در اینجا قرآن شریف داشته است چنان چسبم یا کلام مجید را در مکان دیگر بفرستم اینهم دور از ادب دانسته خود در خانه دیگر رفتم بختتم حق سبحانه و تعالی جل شانها به سبب تعلیم کلام مقدس گناهام به بخشید حضرت خواجه عثمان فاروقی میفرمودند هر که تلاوت قرآن مجیدی نماید بران اعتقاد میدارد و چشمانش مدام روشن خواهند بود و عیبی یا نقصانی پدیده او راه نخواهد یافت بزرگی مشران شریف بر سندی پیش خود نهاده نشسته بود و شنبه یک چشمش درو میکرد آمد و گفت که در چشم من آزار است هر چند علاج کردم مفید نگردید حالا بخدمت حضرت حاضر شده ام خدا را عاف نماید او شان رو قبله نشسته بودند بعد و کلام الله پیش چشمش در آوردند فوراً آنرا دیدند او رفیع گردید و فرمودند که در جامع الکلیات نوشته دیدم که شخصی روزگار خود را در فسق و فجور بسر برده بود چون بر کسی او را بخواب دید که بکلمه او تعالی در بهشت میرود و موجب استفسار کرد جواب داد اگر چه در تمام عمر خویش کاری نیکو نکردم بلکه عادت داشتم که تعلیم کنم مجید بسیار مینوادم هر کجا میدیدم به تکمیل می استاد و بر سر می نهادم و کسیکه علما را بسبب محبت حق بنده او تعالی مثل او فرشته پیدا نمایند که تا قیامت در تسبیح و تهلیل

مشغول خواهد بود و بر وزبعت و نشر از تاد و مطلق بشقامت تمام گناه او را عفو خواهد گناید و هر که با علمای و نیکوکاران دوستی میسر در ثواب عبادت هزار ساله و مقام طینین پیدا بد در تقاوی ظلمی از حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و آله و سلم روایت است که هر که بنظر اراوت و اعتقاد بسوی علما بنید یا تا هفت روز بصحبت شان ماند بارتقا تمام عصیان او را مضاف بنوده ثواب عبادت هفت هزار ساله در نامه اعمالش منقح میکند باز فرمودند که شخصی از علما نفرت میداشت و چون عالمی را دیدی رویگردانید چون بر درویش بقبله کردند الا سمت دیگر گردید هر چند که فکر ساقطه مفید نشد حیران ماندند بالاخر با تفت آواز داد که چرا شما محنت بینا کرده میکنید این شخص قدر علما و شایسته نمیکرد و از او دشمنی کراهت و نفرت میداشت و هر که از آنها نفرت میدارد و از آنها از هر طرف میگردد انیم و روز قیامت آنرا بصورتی دیگر خواهیم برداشت و در دوزخ خواهیم انداخت و باید که جانب کعبه بنظر اراوت نگاه کند که یکبار اگر با اعتقاد طرف کعبه بنگرد ثواب عبادت هزار ساله و هزار حج در نامه اعمالش منقح میشود و هزار حوران در بهشت برای او معین میسازند و جانب چهره پیر خود نگریستن بهم ثواب عظیم است و معرفت الهیه حضرت خواجہ عثمان فاروقی رضی الله عنه از تمام فرموده اند که هر یک که روزی بهم بادب و عقیدت خدمت پیر کند در بهشت خدای جلشانه هزار خانه بخشد و در هر خانه صد حور خواهند بود و روز قیامت بغیر حساب در بهشت خواهد رفت و ثواب عبادت هزار سال خواهد یافت و هر یک را لازم است که سخن پیر را بگوش جان بشنود و خصوصاً در باب روزه و نماز و غیره و بتواند همیشه بخدمت پیر حاضر باشد و اگر پیوسته نتواند نگاه گاه سه مرتبه قدم بس شود و چنانچه نماند بی بود بسیار متقی و پیر نیز کار یکبار نزدش رفتی گفتی که خدای مقدس در قرآن مجید فرموده که من انسان را برای طاعت آفریدم نه برای آرام و راحت پس باید که کاری دیگر نه کنیم چون جان بحق سپرد شخصه او را بچواب دید استفسار کرد که پیش

آمد جواب داد که باری تعالی عصیانم بخشید گفت بچہ عمل گفت کہ بسبب خدمت پیر خود
 من بعد خواجہ عثمان بارونی رضی اللہ عنہ چہ ششم تفرمودند کہ روز قیامت تمام شاگردان
 دادیہا لایم و دلق پوشیدہ خواہند برخواست و دلق از یک کہ جو اہر یہ خواہد بود چون
 از حساب فارغ خواہند گشت و مشرف بشرف بخشش از حم الراحمین آندم مریدان
 و اولاد و والدین خود را بر اہی خویشین از پل صراط کہ راہ ہزار ہا سال است
 یکدم گذرانیدہ در بہشت خواہند رسانید این کلام تا اینجا رسیدہ بود کہ شیخ
 شہاب الدین چشتی و شیخ محمد اصفہانی و چند دیگر در ویش تشریف آوردند حضرت
 خواجہ فرمودن آغاز نمودند کہ پہنچ شے در دنیا نیست کہ در قدرت قادر مطلق
 نمایان نبود و بارے حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام را دوا ملاقات
 اصحاب کف کہ مراد از اولیاء است پیغمبر زمان گذشتہ است فرمودند و جناب
 کبریای اتہی عرض کردند حکم شد کہ ملاقات شہابین فریق اینجا خواہد شد مگر آنکہ گذرد
 و باز رجعت شود و در دین شما آوردہ شوند حضرت فرمودند پیر و درگاہ از کم وقت
 تو امیدوارم تا بایشان ملاقات کنم ارشاد شد کہ ہذا اصحاب مبارکہ یک یک گوشہ
 گلچے گرفتہ ہوا سنا پرنہ پس ہچنان بھل آمد و ہوا اصحاب را بسر قار رسانید
 ایشان سلام علیک گفتند اصحاب کف جواب سلام دادند من بعد صحابی رضی اللہ
 عنہم تو کہ ملت سزا پراکت آنحضرت صلعم نمودند اصحاب کف دین احمدی را اقبال
 و رسالت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و ہدایت حق تعالی جل جلالہ و ایمان را
 اقرار و حذر تشریف آوردن اصحاب با جمال ساختند بعد این کلام خواجہ فرمود
 کہ پیغمبر از قدرتش بیرون نیست و انسانا باید کہ از حکم او تعالی منحرف نہ باشد
 باز کہ بیان شدہ فرمودند کہ روز سنا پرنہ حضرت خواجہ عثمان بارونی رضی
 عنہ حاضر بود و چند در ویش دیگر ہم بیجا نشستہ بودند شہاب الدین و سلام

حضرت بی تعلیم او که ده برابر خود جا دادند و او بنشست حضرت استقصار حالش
 کردند گفت که از سی و پنج سال پیرم گم شده و هنوز خبرش نیافتمم و در جدایش
 بایستالت رسیدم و از همه تدابیر عاجز شده بخدمت عالی حاضر گشتم جناب والا برآ
 وصال بافرزندم و عاقر بایت حضرت چون این سخن گوش فرمودند تا دیر غور و تامل
 فرموده با حضار مجلس ارشاد کردند که شما دعا کنید تا پدرش دست یاب شود حسیب
 همه دست بدعا شده و هنوز دعا ختم نگردیده بود که کار آن مرد ضعیف با انجام رسید
 یعنی حضرت از فرمودند که بر خانه خود رفته با پسر خود ملاقاته شو او رخصت گردید
 و در راه مرده آمد پسر خود شنید و چون بر مکان رسید بهار تش که همچو حضرت
 یعقوب علیه السلام از کار بازمانده بود از وصال پوئسف گم گشته اش روشتنا
 یافت و فی الحال با پسر خود بخدمت حضرت خواجه عثمان بارونی رنی الله عنه حاضر
 گشت حضرت از آن طفل پرسیدند که کجا بودی گفت که در غلغان دریای بقیه دیوان
 افتاده بودم آنه و زبزرگی هم شکل حضرت در آنجا رفتند و بدست خاص نچرخا گشتند
 مرا بچشم بند کردن و به پای خود پای نهادن رافه فرمودند چون چشم بند کردم
 خود را بر ساحل دریایا فتم آن مرد تا اینجا گفته بود که حضرت خواجه عثمان بارونی
 انگشت بر لب نهادند او خاموش شده بر قدم اسطی افتاد و خواب باز فرمودند که
 از ایشان قدرت حق پوشیده نیست و از روایت کعب در بیان تولد حضرت
 رسول مقبول الصلوة والسلام منقول است که خداستغای فرشته نهایت جمیل
 وحسین جابیل نام آفریده که دوام کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله را در زبان
 سیدار و او را و دست ست سبک جانب مشق و دیگر سمت مغرب و شب و روز
 در اختیار او دست چنان روشن می کند روز میشود و چون تاریکی میگفت شب و اگر
 سبک میگفت سبک می ماند شدن دیگر نمای بود و لوح پیش او نماده و از روشتنا

سفید بر و چرخه رقم شده چون او در وی افزاید شب می کاهد و چون کم می آید شب
می افزاید تا بر این روز شب پیوسته کم و زیاد می باشد بعد از این خوانده آید به
شده فرمودند که این چنین حالات را بجز خدا و دست کسی نمیداند و همچنین
فرشته ایست او و دوست دارد یکی بر زمین و دیگر بر آسمان در قبضه اول است
و در اختیار ثانی هوا ازین هر دو اگر کدامی از اعتدال زیاده شود تمام عالم یا بعضی
یا غرق گردد و کوه قاف نزد رب المعبود بزرگترین کوههاست و جمله اشیای
دنیا و بر روی موجود است و در قرآن مجید خبرش داده شد بر و فرشته قوتایی
چهار است تسبیحش کلید طیبه لا اله الا الله محمد رسول الله است و قتی که رحیم حقیقی آرام
و آسایش رعایای خود هر قوتایی را بر آسایش کشاد و دست میفرماید و اگر آن قهار را
اعتبار مد نظر می باشد به بند کردن دست ارشاد میکند آدم تمام دریا و چشمها خشک
میشوند آب بسیار کم در دنیا میماند گویا دستهایش نیستند بلکه رگهای زمین اند
که چون دستهای کشاید رگهای زمین کشاده میشوند و چون بند میکنند بند می گردند

و بعضی کلمات فرموده حضرت پیر و مشد خواجگان کتاب اخبار الاحیاء و موشل الارواح

دل عاشق آتش است آنچه در واقعه سوزد و آتشی از و تیز تر نیست و حالش مانند
انهار و جوهاست که تا در دریای نم آید نماند و نمیناید همچنان دل عاشق است
که تا باصل خود واصل نمیشود آه و فزاید می آید و پس از وصل آوازهای هم
بر نمی آید و درین دنیا دوست خدا چنان مستغرق در یاس و محبت میباشند
که اگر خطی هم از یاقوتی غافل شوند هماندم فنا گردند و دوست آنها میگویند که باوصاف
سه گانه موصوف باشد که در این سه اوصاف باشند اول سخاوت مثل دریا دوم مهر
همچون مهر خورشید و واضح مانند زمین و صحبت نیک بهر شری از کار نیک و صحبت بد بدتر

از کار پر و تو به سرید آن زمان مستحکم خواهد بود که تاسی دو دو سال گناهی بر نامه اعمال
 او ثبت نباشد و فرمودند که هر شرم ارشاد نمود و آنکه انسان مستحق قتل شود
 اگر عداقه بدینا ندارد و کمال مرتبه عارف آن دم است که از عرش تا تحت العرش در میان
 و او انگشت تپا به خویش معاند کند و ای طالبان از گناه و عصیان شمار با آنقدر
 ای انخواهد رسید چنانکه از خوار و بقیقار داشتن برادر مومنین و مسلمین و علماء
 معرفت حق نفور از خلایق و سلوک دائمی و خاموشی لازمی و در غافره ایست
 که در میان او شان و حق جل جلاله پروانه ماند و چسبیده گوهر نفس است اول
 و رویش که مثل تو انگیست نهانی گرسنگی که چون آسودگیست ناکث غم و اطم که مانع
 خور نیست رایج اگر کسی با او بدی نماید در عوض او نیکی کند شعر بدی را بدی
 سهل باشد جزا بد اگر مردی احسن الی من آساید و وقتیکه طالب بودم طواف کعبه
 مینمودم اکنون که واصل بقی شدم کعبه طواف من مینماید و باید که از انجا بشنید که در
 و خلایق شیع و حلت و دوسنی نور ز و وقتیکه حضرت آدم علیه السلام از بهشت
 رانده شدند چنان گریه و زاری آنرا زیدند که تمام اشیای نوحه و فریاد گرفتند و جزیر
 نه است جل جلاله از آنرا استفسار سبب فرمود و جواب دادند که بر عاصیان او تعالی
 عزاسمه گریتم میبوسد حق تعالی و تقدس ارشاد نمود که بغیرت و اجلال خود ترا عوض
 تمام چیزها فرمودم و آدم را حکومت ساختم و در ریاضین نوشته که روزی جناب سالت
 پناه علیه الصلوة والسلام بر جماعتی گذاشته که خنده و تان نمایم و من حضرت فرمود
 السلام علیک او شان بتغییم ستاده جواب سلام دادند و دست میبوس شدند حضرت
 فرمودند انگو رنجات یافتی جواب دادند من ارشاد شد که مگر از حساب قیامت
 رفتی و از رخ قانع گفتند نه نه مان گردید که شاید از شرف بشارت جنت و
 امن بعد از انهم مشرف گردیدید از آن هم انکار کردند فرموده شد که از کدام خوشی

چندان سے خندید آغا جو آپ مردانہ نگاشته است کہ از آن روز کسے آثار را بجائی
خندان نمید و در اسرار الاولیا نگاریده است کہ روزی حضرت خاتون پاکدامن
را بعد بصری دشیخ جن بصری دمالک دینار و شقیق بلخی با هم نشستہ بودند سخن در باب
صدق پیش مولی روان شد ہر کس حسب حوصلہ خویش سخن بیان کرد چون نوبت
بحضرت را بعد بصری رسید فرمودند کہ در حقیقت عاشق صادق ہا نیست کہ بہرچند
در دوا و اذات کاغذ یافتہ باشد و بعد از آن ہمہ را ہیچ بفضیہ و ہمشاہدہ جمال دوست
مستغرق باشد و روزی صاحب حالی بر قبری نشستہ بود و اہل تربت بعد از گذشتہ
و نامہ و آہ میخواند و بزرگی صاحب دل دیگر بر گذشتہ و فریاد مودہ و دلش چنان
اش ساخت کہ فوراً جان بحق داد و بعد بقطر آب گشتہ روان شد و اس سہرزدان از
حال مردگان معذب آگاہ گردید غالب کہ ہچہ نمک آب شود

و کرباض خوارق عادات و کرامات حضرت خواجہ حسین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
و حق حضرت خواجہ بشمولی نشستہ بودند مردی آمد و بیان کرد کہ بادشاہ اینجام را بقصو راجع الیہ
نیکند حضرت استفسار کردند کہ بادشاہ کجاست گفت براسی سیر بیرون شہر قمہ است
فرمودند کہ برو با من و امان بیان زیرا کہ شاہ از اسباب انتہاد و ببرد چون از انجام بیرون
آمد خبر فوت شدن بادشاہ ہمچو آنکس رسید و شاہ این بہمانہ رفت و حضرت قطب الدین
بفتیاریاوشی میگویند کہ تا بہست سال بخدمت حضرت بیوم الاکابہ حضرت را بہت بی
صحت و تندرستی خرمیشتن نمیدیم بل بار ہا شنیدہ میفرمودند کہ خدا یا در دو وصیت
بہ اعنایت فرما گفتم کہ اینچہ خواست از شاہ گردید کہ از رحم الراحمین آفرینندہ آمان
نورین چون اہل اسلام را در دوا و ایدہ امر حمت میفرماید علامت و رستی ایمان اوست
و آنکس از معاصی چنان پاک میگردد کہ گویا امر نور از شکم مادر خود را میگرداند حضرت قطب الدین
بفتیاریاوشی قدس سرہ میفرمایند کہ روزی بندہ دشیخ اود الدین کرمانی دشیخ شہاب الدین

هر روز بی خدمت حضرت پیر و مرشد حاضر بودیم شمس الدین القش تیر و کمان گرفت
 از آن سمت برآمد چون حضرت او را دیدند فرمودند که این طفل بادشاه و پهل خواجه گشته
 و با کثره ان پیش آمد روز سه خدمت در جماعتی نشسته بودند و در باب فقر و سلوک
 ذکر میفرمودند ناگاه سمت راست نظر فرموده با تاءند و نشستند همچنین چند بار اتفاقاً
 افتاد و حضار مجلس هم آن اندام الاسکی یا راسی پرسیدان داشت چون طفل بر نشست
 حضرت قطب الدین از خواب برخاسته علیه استفسار نمودند که این نشست و برخاست
 از چه بود فرمودند که آن جانب تربیت مشایخ حضرت پیر و شیخ خواجہ عثمان بارونی رضی الله عنه
 بود چون آن جانب نظرم افتاد و مرقه نام بنظر آمد و بے اختیار می ستادم
 و حضرت خواجہ بشب گاهی غمی فکند و دهنش ناقص می شد الا بجا می آمد و بے غمی
 و چون از مراقبه چشم می گشاید اگر اول بر فاسق نظری افتاد او توبه و استغفار می کند
 و اگر بر کافر اسلاش نصیب میگردد از حضرت قطب الدین بختیاراوشی نقل است
 که روزی حضرت خواجہ را میفرمودند که ای ماسعین الدین مریدان و فرزندان خود را
 با نه یشتن ندارد و در بیشتن نباشد التماس کردم که از فرزندان کدام که ده مرا دست
 ارشاد دهند که خلقی ما و مریدان شان که او شانرا امید نجات است و حضرت خود میفرمایند
 که روزی بطواف کعبه مشغول بودم با تشنه غیبی و از داد که ای معین الدین حق تعالی
 میگوید که از تو خوش شدم و از این مژده بهاسم در گشتم و گفتم چون مرا
 غشید ای حسین عنایت و مهربانیت اما عرض می دیگر هم دارم اگر بپایه قبول رسد
 حکم شد بطلب گفتم عاجز نواز مریدان و ارادت مندا هم را نیز بخش با التف گفت که
 او شانرا نیز بخشیدم خاطر جمع دار و آنحضرت را کلام الله ذوب حفظ بود و روزی ششم
 میفرمودند و بر هر ششم سر و ش غیب آواز میداد که اسی معین الدین ختم توبه ایا بارگاه کربلا
 که در روزی خواجہ عثمان بارونی رضی الله عنه از خواب برخاسته علیه استغفار می کرد و بپای غیبی

میفرمودند هر که خرقه درویشی پوشید کار درویشان بکند و آن برداشت رنج و مصیبت
و فقر و فاقه است و چون محبت غیاث و فقر اباد درویش زبده شود باید دانست که
او کامل گردید من بعد فرمودند خدا یا معین الدین را قبول کن و یکی از مهربان با نگاه
خود سازتی الفور اکت غیب آواز داد که نام معین الدین در ذیل محبوبان خود نوشته
و او را سرگروه مشائخان گردانیدیم میگویند هر که سه روز بهم از صدق ارادت و خدمت
خدمت میشد و بابرکت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ و اے اللہ و صاحب کشف و
کرامات میگردد بدین مقول مست که در ابتدا و شریف هفت تن از قوم ترسانانیت در میان
بودند تا شش ماه پنچیس نمی خوردند و بعد عمر مذکور از یک لقمه افطاری میخوردند
و هزاران مردم مقتدرشان بودند و روزی بطور امتحان یا معارضه خدمت حضرت
خواجہ رحمۃ اللہ علیہ حاضر شدند نظر کیمیا اثر افتادن همان بود و روزی به بر قدم افتادن
شان همان حضرت فرمودند ای مشرکان بآنکه قدرت او تعالی سے بنید آتش را که
مخلوق اوست می پرستید جواب دادند از آتش سے ترسیم کہ روز قیامت در جمع
عام بیغیر تم سازد و ما بلسوز اند فرمودند کہ این مراد شما از عبادت حق تعالی
حاصل خواهد شد نہ از عبادت آتش بنمایان گفتند کہ شما خدا پرستید اگر آتش شمارا
نسوزاند ایمان بیاریم و اسلام پذیریم فرمودند کہ مارا چه بلکہ پاپوش مرا
تیز آتش نتواند سوختن و فوراً پاپوش مکر در آتش افکندہ دعا فرمودند
خدا یا عزت و حرمت بدست است چنان نشود کہ پاپوشم بسوزد و این بیدنیان بگویند
ما ندیم آتش سرگرد وید و داعی ہم بپاپوش قدس تر سید چون کفار این کرامت
دیدند فی الفور ایمان آوردند و یہ اکرام اسلام مکرر شدند باری خواجہ در شهر
گذشت کہ در ساکنانش از مسلمانان تاوان میگرفتند چون کافر می دید با ہم جنسان
نود بیان نمود کہ اینجا چند مسلمان آمده اند از قیام ایشان آب و بواس این شهر

خراب خواهد گردید و بجز و اصناف این کلام جمله گفتار مسلح گشته بار آورده دیگر جمع آمدند
 اما بغور نگاه گفتن گرفتند که مایان تابعدار حضرتیم بخدا که مبرما باشد و مسلمان شده
 ایمان می آریم حضرت پیر و مرشد همه را یک قلم کلمه طیب و کلمه شهادت تلقین نمودند
 و بهین قدم بیعت از دم آن کفرستان با نکل اسلامستان گردید چون حضرت
 متوجه اجیر گشتند براه لاهور بدلی رسیدند چون از دحام و هجوم خلایق زیاد شد
 از آنجا عنان غایت سمت اجیر گردانیدند آن زمان در آن نواحی فی الجمله اسلام
 رونق پذیر بود قطب الدین سید حسین را بر خدمت دار و خلایق اجیر مقرر فرمودند ایشان
 قربت قدم قدم قدس حضرت خواجہ را عنایت نصیده از خدمت بابرکت فیضها میگرفتند
 و قبل تشریف بردن ایشان اکثر کسان مسلمان شده بودند و کسانی که اسلام
 می پذیرفتند بطور جزمیه و نذرانه علی قدر مراتب پیش مینمودند چنانچه اکنون هم
 این رسم جاریست که پیش سباده نشین حضرت چیزی بطریق نذرانه می دهند
 در عهد شمس الدین التمش خواجہ دوباره رونق افروز و ملی گشتند تا که موضع
 ماندن بنام فرزند خویش شیخ فخر الدین معانی کنانتا خیال باید ساخت که سلطان
 شمس الدین التمش مدیه حضرت قطب الدین بختیاراوشی بود اگر خادم خواجہ هم
 میرفتی سلطان مدوح حکم اجیر درست کرده از سال خدمت کردی اما اکثر اولیای الهی
 خلوت و شجاعت را قبول نفرموده اند چنانچه رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم با وجود
 چندین شجاعت و ابطال اشیا، مطلوب را خود از بازار خرید و سوار و نذرانه
 این فرقه عاجزی و راستی و دیانت را شعار خود میدادند و چون حاجتی با کسی میشد
 آنرا از و پنهان نمیدادند چرا که چیزی از یار ستیالی پنهان نمی ماند پس چون بجا
 مظاهرست از مخلوق پوشیدن چه حاصل لذا خواجہ نیز برای رہنمایی مریدان خوشنیت
 تشریف آوردند و همچنین رونق افروزی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از کثره

بدین منوره نه از خوف کفار بود بلکه چند فوائد دارین همچو هدایت خلق الله و شرف زمین
 مدینه منوره و غفلت قوم نصارا و امتحان ^{چهار} نشان و اجتناب رکیکایان و عذاب صنادید
 آنجا و علی هذا القیاس و از مناقبات خواجه است و تمثیل ایشان در امیر تقی
 بودند شخصی کاشکار آمد و عرض نمود که گشت من حاکم اینجا ضبط کرده میگوید که تا فرمان
 بادشاهی نه آوری از ما حاصل اراضی خرمه نیابی لهذا ما و حضرت میخواستیم که آنچه
 امسال نجات یابم زیرا که وسیله روزی جز این ندارم فرمودند که بعد این حاکم چه خواهی
 کرد گفت آنچه حکم شود فرمودند که اگر فرمان استمراری و ستیاب شود تکالیف دائمی اند قاع
 پذیرد گفت اگر جناب بحضرت قطب الدین نامه سفارش ارقام من بایند البته فرمان
 استمراری یا میباید میسر گردد و حضرت بعد غور و تأمل فرمودند اگر چه از سفارش
 کار تو بر آمدن آسان است الا اول تعالی و تقدس مرا تعین برای کارت فرمود لهذا باید
 همراه من بشود هماندم خواجه عازم دی گشتند و قبل ازین چون حضرت میرفتند حضرت
 قطب الدین را مطلع میفرمودند و بتاریخ معهود بادشاه و حضرت قطب الدین برای پیشوائی
 بیرون شهر تشریف می آوردند و گر این بار اطلاع فرمودند اتفاقاً شخصی بخواجه ملاقی
 گردید و او دیده بحضرت قطب الدین اطلاع داد ایشان متعجب و متحیر ماندند الا فوراً
 نزد او د شاه رفته حال شنیده بیان فرمودند و خود به پیشوائی تشریف برد و بادشاه
 نیز بعد تیاری مع افواج و جلوس شاهی با استقبال آمد خواجه قطب الدین رحمه الله
 علیه را باریافت سبب تشریف آوری بی اطلاع نهایت اضطراب بود و دیگران هجوم
 کسان موقع یافته نشد بعد رخصت بادشاه و دیگر کسان حضرت قطب الدین عرض
 نمودند که اگر گاهی رونق افروز این دیار میگشتند بابت دکان بشرف اطلاع
 مشرف میشدیم الا امسال چه و جهش و ازین مکرال انتشار داریم لهذا ترقب که جهش
 بیان فرموده آید خواجه فرمودند که برای مراد این کس و حالش از سر ایار نشاء فرمودند

حضرت قطب الدین زیاده ترجیران مانند و گفتند یا حضرت اگر خدا می ارزد
 اقدس سلطان گفتی ممکن بود که این کس بر او خود رسیدی چه جای آنکه حضرت
 پیروم شد خود بدولت تشریف ارزانی فرمودند حضرت فرمودند درست است
 الا هر اهل اسلام در زمان دولت و غریب گویند قربت از رحمت حق میدارد و چنینکه این شخص
 نزد آمد بسیار محزون بود چون مراقب شدم و بحضرت باری تعالی عرض نمودم حکم شد
 که شریک ریخ او شدن عین بندگی و عبادت است پس بطبع کمال خود تا اینجا آمدم و
 بر هر قدم که این شخص خوش میشد مثله آن بمن چند ان عنایت میگید دید که تشریف
 عبادت آنجا برایش نتواند شد اگر سفارش کرده کارش بر آمدی مگر فائده منگشتی
 بجز ادعای این کلام فیض انجام حضرت قطب الدین جامع شدند و در دلیل الباعین
 خواجہ قطب الدین می نگارند که بعد از این گاهی بدلی تشریف تیاوردند و در همین سال
 بجامع اجیر تشریف داشتند و بنده نیز برای قدوس رفته بود و در آن مجلس
 جمله مریدان و اقربای حضرت حاضر بودند ارشاد شد مرگ جبریت که دوست را
 بادوست می آمیزد و محبت آنرا میناست که یاد یار محب از قلب باشد نه صرف
 از لسان که ذکر زبانی اعتباری ندارد و در ذکر محبت نوشته که باری تعالی پیغمبر را
 چون ذکر بر تو غالب میگردد من بر تو عاشق میشوم فرمودند که مزارم همین جا
 نخواهد شد و انشال سفر آخرت در پیش دارم و من بعد بشیخ میر علی سجری می فرمودند
 قرآنی بنویسد که من خلافت و مسند خواجہ بختیار کاکلی اوشی و آدم چون منشور مرتب
 گشت بنده طلبیده شدم چون آداب بجا آورده قریب تر رسیدم سب ارشاد فرمودند
 و حضرت بر سرم کلاه و عمامه مقدس نهاده حشره قمار مبارک پوشانیدند و بدستم رسانیدند
 بهایون دادند و مصلحت و دست آن شریف و تعلیم عنایت فرموده ارشاد نمودند
 که این امانت از رسول مقبول صلی الله علیه و سلم خود اچکان من رسیده و از او نشان

بن عنایت گردیده و هنوز در امانت موصوف نیاسته و نداده و حق امانت گماشته
 بجا آوردم حالا بشما میدهم خبر دار حق این را خواہید نمود و چنان بکنید که روزی عشر
 موجب خیالت و ندامت باشد و دستم گرفته و بسوی آسمان نظر کرده بمن
 فرمودند که ترا حوالہ اذ تقالے واقف احوال نزدیک و دور ساختم و از دشت
 سنوی عبور ساختم و من بعد ذکر چار گوهر که پیشتر نیز شده بود فرمودند خواستم که رخصت
 شوم درین اثنا حضرت خود فرمودند که بروید و جالیکه مانید باہر او باشید بنده آداب
 بجا آورده رخصت شدم و در مدلی رسیدیم و از آن روز بعنایت حضرت رجوع ہر آرد
 و اعلیٰ بمن گردید و مونس الارواح نوشتہ کہ حضرت قطب الدین بعد از عنایت
 گردیدن خرقہ خلافت تابست روز در اجیر ماندند و پس ازان در وہلی تشریف
 آوردند و بعد از عرضہ بست یوم خبر و حشت اثر ہوش را با جا نگذاہنی رحلت حضرت
 خواجہ معین الحق و الدین قدس سرہم سامعہ خراش گردید و واضح باد کہ دین مقام شفاخان
 اشجار الہمال و مونس الارواح و اخبار الانبیاء مختلف میگانہ بعض قابل تاسع ششم
 ماہ رجب سنہ شش^{۴۳۲} قمری و سہ ہجری بنوی اند و بعض قائل ماہ ویکچہ سنہ شش^{۴۳۲} صد
 سی و دو ہجری بنوی و بدین ناقص یہ قول اول بہر تہا تصحیح سے در آید و تہا ناقص
 حضرت بقاعدہ ابجد بدین الفاظ برت آید آفتاب مکہ ہست و پس از مکہ خواجہ
 رحمۃ اللہ علیہ^{۴۳۳} حضرت ذوالنون مصری بر پیشانی این الفاظ عبتے مرقوم بودند
 حبیب اللہ مات فی حب اللہ یعنی دوست خدا در محبت حق بود و عمر حضرت نو و شش سال
 و دہت قیام حضرت در اجیر چیل^{۴۳۴} و نہ سالست و در سنہ پنچ صدی و ہفت ہجری حضرت
 تولد یافتند و در سنہ پنچ صد ہشتاد و نہ ہجری^{۴۳۵} در اجیر تشریف آوردند و مزار شریف
 اندرون بلکہ اجیرست در زمانہ سابق عمارت روضہ مبارک از خشت بود و بعد ازان
 رنگ گردید و بیشتر مخدوم خواجہ حسین ناگوری آنجا عمارت بنا کنند و پس ازان

دیگر ملوک و اہل مہاجرات تعمیر ساختند و نیز کرامات حضرت جان سالست چنانکہ در
حین حیات بود و در ماه رجب ہر سال ہزارگان از بلاد و مداین دور دراز تہنہ
عرس مقدس سے آئندہ نگامیکہ حضرت مراحل پیمایے دار باقی گشتند اکثر اولیاء
و اکابر آن عہد بہین واقعہ دیدند کہ حضرت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ہمراہیان خویش میفرمایند کہ دوست خدا از دنیا می آید و من باستقبال
او آمدم ام و بزرگے خواجہ را بخواب دید و احوال پر سید ارشاد فرمودند کہ چون
مرا زیر عرش بردند آواز آمد کہ اسی معین الدین چنان خوف چراہستی جواب دادم
کہ از بیماری و قہاری تو فرمان گشت کہ ہر کہ بتاریخ و ہم قبح سورۃ الفجر بخواند او را
خوف نیاید برو جائیکہ بخوابی جان این ملک بقا از نعمتہای من پرست

ذکر قبیلہ اری و عیال داری حضرت

از کتاب مجلس الارواح و اشجار الجنان بعض سیکوینیکہ حضرت کتھا آتشند و بعض
قابل اند کہ کتھا آتشند اما اولاد سے بنو دیگر ہر دو اقوال پایہ صحت نرسیدہ و درست
انیکہ حضرت متاثر ہم گشتند و اولاد نیز بود چنانچہ در کتاب انساب را الاخبار
مصفیہ شیخ عبدالحق دہلوی مرحوم نوشتہ کہ حضرت و در کج نمودہ بود و اول
با خاتون مصمت بدین نوع نخل گردید کہ چون حضرت بار اول از اجیر برہلی تشریف
بردند از آنجا باز یا مجیر رونق افروز گشتند سید وجہ الدین مشتمدی عموی سید حسین
مشتمدی داروغہ اجیر صیدہ داشتند بقایت حسین و جمیل خلیق و لائق بالغ و دام
ور فکر نسبت او پریشان سے مانند ناگاہ بستی بخواب دیدند کہ حضرت امام جعفر علیہ
عنے میفرمایند است و مجید الدین بشارت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم است
کہ عقد شرمی و عہد با خواجہ معین الدین حسن سجری بہ بندید چون سید صاحب

گفته بود که این خواجه حاضر شده ما جواب خواب عرض نمودند ارشاد شد که
 اگر چه عمر بسیار گذشته و ضعیف شدم الا حکم حضرت بسیر و چشم قبولست پس خراج
 کردید و حال از دواج ثانی چنین که شب خواجه خواب دید که آنحضرت صلی الله علیه
 و آله و سلم میفرمایند ای معین یا آنکه تو حاسی و محمد بن من هستی الا عهد ترین
 هستی بر اثر که ساختی و اتفاقاً همان شب ملک خطاب حاکم میکی بر کاشان حمله کرد و
 و خبری که امی را بچ آن نواحی گرفتار کرده صبح آن نذر حضرت گذرانید خواجه
 بتبیل حکم شب قبول فرمود و نامش ائمه اند نهادند و از بلبل خاتون ائمه اند و خبر
 سیرت و افعال و زایدند و شوهرشان شیخ زلفه الدین بودند و قبر مقدسه حافظ
 این پادشاه از تربت فاکند رتبت پدر بزرگوار خودست و بقبر شیخ زلفه الدین
 در تربت از مضامین ناگوار برکنار حوضی واقع است و سه صاحبزادگان شیخ ابو سعید
 و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین بودند بعض میگویند که این هر سه صاحبان سبطین
 خاتون ائمه اند و بعض قائل اند که از بلبل خاتون عصمت و شیخ سید محمد کیسودان
 که برید حضرت نصر الدین قدس سره اند معر که وی برین متفق اند که این هر سه برادران
 فرزندان خاتون عصمت اند و سید شمس الدین طاهر است یک فرقه در ویشان میگویند
 که شیخ ابو سعید از خاتون عصمت و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین از بلبل خاتون
 اند و از ائمه علم با علمیه است و شیخ فخر الدین که نهایت بزرگوار و صاحبزادگان
 و بزرگان آن زمان که در حوالی اجمیر است جاگرایان است بعد وفات خواجه پس
 از آنجا که شیخ سید محمد در حضرت فخر الدین انتقال فرمودند و تربت شریف
 را بجا بردار حوضی است و شیخ حسام الدین صاحبزاده خرد و زوم بلبلیت نما
 شد و بعد از آن آیت الله شیخ فخر الدین فرزند زاده کاظمی حمید الدین ناگوری
 از روستا نقل می نمایند که بعد از ولادت فرزند زاده بکان حضرت خواجه از ما بزرگان

این صاحبزادگان را که در تربت فاکند رتبت پدر بزرگوار خودست و بقبر شیخ زلفه الدین

ارشاد فرمودند که چو ایام شب بیدار بود اشیاء مطلوبه بی دعا و طلب از بارگاه باری عطا
 شدی و حالاکه ایام پیری بر ما غلبه کرد و چیزی که میخواهیم با وجود استعاضه بیدر میسایم و
 این زعمست بنده جواب دادم که یا حضرت بر خیر منظر اظهر و روشن است که چون حضرت
 عیسی علیه السلام در شکم بودند حضرت مریم رضی الله عنها بی منت غیره در خواب
 خواب که بی فصل میافتند چون حضرت مدوح تو که گشتند حضرت مریم رضی الله عنها
 حسب معمول بتلاش میوه رفتند الا نیا فتند بل فرمان شد که یا مریم بهر دوخت
 خرا را برای دستیابی ثمره اش بجنابان حضرت این تفاوت را خیال نمائید
 حضرت جواب داد که اگر این فرمودند و شیخ حسام الدین سوخته پیر حضرت فخر الدین
 اکثر صحبت شیخ نظام الدین بر او فی قدس سره که مزار اقدس در قبه سایه لیس
 مغرب از گذر اجیر و انعت میبودند و خواجه معین الدین خورشید در قدس سام الدین
 سوخته اند و جهت تفرقه از نه آنچه نامشان شتار یافت و قبل از بعیت ریاضت شتاق
 اختیار ساختند و بیکم خواب بحضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سره ندقه خلافت
 پوشیدند از ایشان یک از فرزندان او کان حضرت خواهر بزرگ شیخ یازید بودند
 که در عهد سلطان محمود غزنوی از سیاحی جهان بازگشته و عوی فرزند می خواهر بودند
 یا شاه دعوی میعلیه در سبب اجیر رفتند زیرا که ایشان هم عالم کامل بودند و شیخ
 احمد مجذوب نوشته اند که شیخ یازید از فرزندان حضرت انکار هم ساخته بودند و بعد
 جامع از بادشاه مرشد نمودند که شیخ یازید از خاندان حضرت خواهر زاده بودند
 نیستند چون بادشاه تحقیق ساخت از شیخ محمد و م حسین ناگورسی و مولانا سید محمد اجیر
 دیگر علماء مصر و فضایی و هر تحقیق گشت که شیخ یازید از فرزندان شیخ نظام الدین
 بن شیخ حسام الدین بن شیخ فخر الدین بن حضرت خواجه معین الحق والدین اند شیخ
 محمد و م حسین ناگورسی خویشاوندی نسبت اولاد خود یا اولاد حضرت یازید بودند

ازین خوشامد می زیاده تر ثابت شد که شیخ بایزید از خاندان حضرت خواجہ احمد
 بهمان آرا بیگم و رنخور مونس الارواح نوشته اند که والد ماجد حضرت بادشاہ
 خلافت پناه صاحب قرآن ثانی شاہجهان بادشاہ غازی دایم ملکہ را برسیادت
 حضرت خواجہ معین الحق والدین اطمینان کلی بنود و جوارہ در تفتیش صحت
 سیادت میبوند و اگر چه اکثر عرض کردم کہ حضرت سید حسنی الحسین مستند الاکام حق
 یقین نیک دید روزی اکبرنامہ ملاحظہ میفرمودند در ان بعض احوال و ذکر سیادت
 حضرت یافتہ کما یغنی مطہر کردیدند و در نسخہ اشجار الجبال نوشته کہ اولاد خواجہ
 معین الدین خمسہ دین خواجہ حسام الدین سوخته موصوف در نانہ قیام ساقند
 و اولاد خواجہ قیام الدین بن خواجہ حسام الدین سوخته مدح یا جمیر سکونت پذیرفتند
 و بجای خواجہ معین الدین سجادہ نشین آن مقام گشتند و آنکہ عرصہ گذشت
 کہ سجادہ نشین آنجا میرنجم الدین بن سید فخر الدین بن سید محمد بن سید علاء الدین
 بن سید علم الدین بن شیخ ابوالنجر بن شیخ معین الدین بن خواجہ شیخ بایزید
 بن شیخ طاہر بن شیخ بایزید بزرگ بن شیخ احمد بن شیخ فخر الدین بن خواجہ معین الحق
 والدین اند و عباد اللہ را ہدایت و رہنمائی میفرمایند و شخصی کہ این کتاب را
 بار دو تہنیت نموده باری بخدمت شان رفتہ بود و این بیت گفتہ اوست
 پیرت ولی ملک ہند وستان حضرت خواجہ معین الدین بہ زینش لبش بر سر سجادہ
 قائم میرنجم الدین بہ احوال خلفائے حضرت بطور بسیار مختصر چون خواجہ تقسیم
 ممالک بہ خلفائے نمودند حضرت حمید الدین صوفی قدس سرہ را دلی و خواجہ
 قطب الدین بختیار را ناگور مفوض فرمودند و قتیکہ ایشان بجای مقررہ خود را
 رسیدند خواجہ قطب الدین شکوہ نمودند کہ درینجا مردان شامغل و خدا طلبستند
 درینجا کہم و شیخ حمید الدین صوفی گد کہ دند کہ درینجا مردان صاحب غرض طالبانند

فرست عبادت نمیدهند چون خواجہ اینگز شینید نزد وزیر گواران بجای یکدیگر
 فرستادند و بعد ازان ایشان بجای خود بودند و گله فقر نمودند و حضرت خواجہ
 قطب الدین بختیار کاکی اوشی بن سید کمال الدین احمد از سادات چشتی ساکن موضع
 اوش از مضامینات قصیدہ فرغانہ اندوہ لشمیہ نام کاکی این است کہ باری در دلی
 بسبب عدم رغبت ایشان تنگی معاش بود چون طفلان از گرگی فریاد آورند می
 حضرت اشاره سمت حجره نمودند می و ازان نان پنجه بقدر قوت لایوت برآمدی
 و آن نازاکا کہ گفتند و چونیکہ ایشان بعریک و نیم سال بودند و والد ماجد
 انتقال ساختند و نصف کلام حمید در جل از شینان تلاوت مادر خود یاد نمودند
 و نصف بقیہ را قاضی حمید الدین بحکم آئی در یکدم یاد کنانیدند و من بعد حضرت
 خضر علیہ السلام ایشان را حوالہ امام ابو حنیفہ نمودند چنانچہ تعلیم علوم ظاہر
 و باطن ایشان نمودند و بالکلیہ تعلیم علوم باطنی از خواجہ معین الحق و الملک الدین
 یافتند و در اشجار البحال نوشته کہ بہت سال قبل از بیعت در سحر یافت مستغرق
 شدہ بودند و مقابل باطن حاصل نمودہ و اکثر با خضر علیہ السلام صحبت داشتند
 پس ازان از حضرت خواجہ بیعت کردند و خبر دے از مناقبات ایشان
 کہ در بدور سالکہ ہذا بیان گشتہ بران اختصار کردہ شد بارے در ماہ صفر روز
 جمعہ ہفتاد و مریدان صاحب کمال از مسجد بیکان تشریف می آورند و ہر جا یک
 اکنون روضہ شریف است استادہ فرمودند کہ از اینجا بوی عشاق می آید لکاش
 اگر بفروشد بگیرد میریدی رفتہ مالکش را بیاورد و آن سہ زمین را حضرت از
 بدضا و رغبت خریدہ جای مزار خود معین فرمودند و ہمہ مریدان جای مزار خود
 نشان نمودہ بر مکان تشریف آوردند و در شب غرہ ربیع الاول خادم را فرمودند
 کہ نیاز مولود شریف نمایند و ہر سال محفل مولود شریف بر مکان حضرت میگردد

و تمام مشائخ آن شهر آمده مولود شریف میخوانیدند و قوالی نامزد امیر محمد دیوبند
چون حضرت اورا دیدند میفرمودند می که این لائق صوفیان است الغرض در شب
غره سماع آغاز گردید و در جذبه و شوق مائتا پنج دهم ماه مذکور تمام از آن بهمناد
میران جان بحق تسلیم نمودند و فایز بنجان شدند و بتاسع دهم بر مکان شیخ
علی محفل بود و در وقت آن حضرت هم مجلس بود چنانچه از سماع بیہوش گردیدیم
و در همان عالم بیہوشی بسبب اخلاص و محبت بر مکان شیخ علی تشریف بردند
و قوال غزل آغاز نمود و چون این شعر رسید شمع کنگان خنجر تسلیم را بہ ہر زمان
از غیب جانی دیگرست بد ازین بسیار ذوق شد و دو چو دی بر در چنانیت فلبہ
کرد و ہانسان رونق افروز خانقاہ گردیدند و در ہان حالت بتاسع چہار دہم
ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۲۱ و چہار ہجری رحلت فرامی دار البقا گشتند و
مزار مقدس در دہلی کنہ زیارت گاہ خلایق است ذکر شیخ حمید الدین ناگوری
مرجع اہل سلوک و طریقت مخزن ولایت و شریعت سالک مساک ترک و تجرید
عارف معارف توکل و تقریر امیر مملکت حقیقت پیر طالبان طریقت محمد عطاء اللہ
بسلطان اتارکین شیخ و صوفی حمید الدین ناگوری قدس سرہ از خلفائے
عظام خواجہ بودند و از خاندان سعید بن زید کہ یکی از عشرہ اصحاب مائے بہشتی
اند پسید گشتند و عمر شان چنان دراز بود کہ تا وقت حضرت سلطان الاولیاء
شیخ نظام الدین زندہ بودند منقول است کہ روزی حضرت خواجہ حسین الحق
والدین فرمودند کہ ایندم و رقبولیت کشادہ است ہر کس چتریکہ خواہد پیاد چنانچہ یکی
مستدعی دین گشت و دیگر طالب دنیا خواجہ با صوفی صاحب مدوح فرمودند
کہ شما میخواستید کہ در دین مغرور و مکرر باشید گفتند ہندہ چیست کہ گمانے نماید
ارادہ والا از ہمہ اولی حضرت در شان ایشان فرمودند تا کہ الدنیا و ماسا

من القضا سلطان التارکین حمید الدین ناگوری و ہمین لقب شان گردید و چون
 خواجہ یسوی قطب الدین قدس سرہ اشارہ نمودند ایشان ہم بہان جواب دادند کہ
 صوفی صاحب گفتہ بودند و صوفی در موضع سواتی کہ از مضائق ناگورستان
 چند طناب زمین بدست شریف می‌گاشتند و آن یک خومرہ دیگر می‌گفتند خواجہ
 میفرمودند کہ ما بہین اولاد ما و شما فرقی نیست چنانچہ بعد خواجہ در میان اولاد
 حضرت رضی اللہ عنہ و صوفی خویشاوند ہا گردید و صوفی در سنہ شش صد
 ہفتاد و سہ ہجری بتایچ بست و نهم ماہ ربیع الآخر حلت فرمای در السلام
 گردیدند و مرقد شان مقفل شد ہر بار پورہ در ناگور واقع است ذکر شیخ محمد
 یادگار جزوے احوال ایشان پیشتر نوشتہ شد ہذا از یادہ نوشتن غالی اول
 کلام نیست ذکر شیخ غنی اللہ احوال ایشان ہم بالا گذشتہ از تقاضای توفیق
 خواہ و کرامت خواجہ ذکر شیخ عبد الرحمان فاروقی ایشان خلق غریبہ اللہ
 و سفر و حضر اکثر بہ قاب خواجہ میبودند و چنان در خدمت پیر و مرشد حاضر بودند
 گو یارتہ فنانی الشیخ حصول بود و مقتولہ او شانت کہ ہر کہ باور و ایشان
 بجا جزوے دانکسا رسپیش آید خدا یتعالی اورا بزرگ گرداند و شجاعت و بہ
 و ہر کہ طماعی ازین نور و دیو شا کماے لطیف پوشد و غافل خسیار و کاو
 و خسرت و مومن آملہ بر غلات این باشد ذکر شیخ حسین ایشان اہل کشف و
 و کرامت بودند و قول شان بود کہ خدا یا نہ شوق جنت دارم و نہ غم و نہ نا
 صرت ذوق فضل و کرم است و آن مرا حاصل است ذکر خواجہ جمال الدین
 او شیخی ایشان اکثر در گوشہ و عزلت میماندند و نہایت مجذوب بودند و قول
 شان انیست کہ علامت و دست حق انیکہ ہمیشہ تنہاے تنہاے دار و عادت
 انیکہ کسے دیدہ بہ تامل و عمل نماید و از کلویش دیگران عبرت پذیرد و طالب

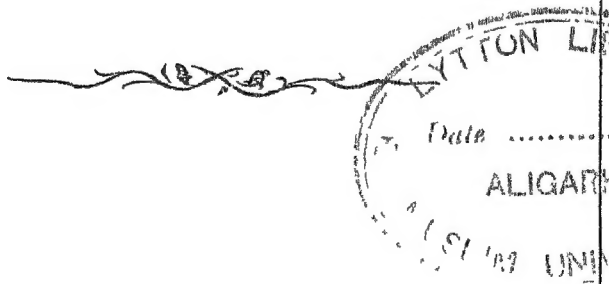
نتایج ازل عاقبت کسی نمیباشد و هر که از دنیا بگذرد و دنیا متعلق گشت از نفعات عقیقی
 محروم ماند و ذکر مولانا ضیاء الدین که فاضل علم فلاسفه بود و دنیا لاگه شسته
 ذکر شیخ ابو جلال الدین که مافی ایشان نهایت مجاهده و ریاضت مینمود و مذموقه
 او شالشت که تمامه در هر کس را کوشش دین و دنیا باید و آنکه در دنیا زیاده
 اختیار کرد و طمع را بموجب این شعر سعدی شیرازی قدس الله تعالی سرود
 طمع را سحر است هر سه بتی بد نگردد و از ان طامعان را بی بد ترک نمود تمام
 خلق محتاج او خواهد شد ذکر مولانا بهاء الدین ایشان در ویش کامل بودند
 فرموده اند که دل عارف خزانة الهیست پر از حکمت است الهی چون در حکمت
 بسته شود عارف بیرون و لیکه خواهش نفسانی ندارد و بالذکر محبت حق یاد و ذکر
 دوست زیاده نمودن موجب خوشنودی اوست ذکر شیخ محمد اصفهانی
 ایشان بر مقام فنا فی الله بودند و مقوله ایشان است هر که طمع کرد احسان
 حق فراموش نمود و هلاک شد و ترک دنیا سنت افضل است و صحبت حق
 منضم اکل ذکر شیخ حسن ایشان بر مقام فنا فی الله بودند و فرموده اند که خلیل
 بهان است آنکه رجوع سمت باری تعالی دارد و محبت او تعالی بر محبت تمام دیگران
 غالب باشد و دوری از دنیا موجب قربت خداست ذکر شیخ بهمان الدین چشتی
 ایشان فرموده اند که جائی بخاطر تر از جنت نیست ذکر شیخ محمد واحد چشتی ایشان
 میفرمودند که ضمیر مومن در یک ساعت هفت بار متغیر میگردد و دل منافق تا
 هفت سال یکسان میماند ذکر شیخ جلال الدین تبریزی ایشان میفرمودند
 هر که بما سوا الله محبت دارد او خوار است و در دنیا مارا و چیز خوش می آید
 بکے محبت فقر او دیگر خدمت اولیا و هر که از کار مسلمان آسان شود و در این
 ثواب عبادت سی سال میدهندش ذکر شیخ احمد ابن عبدالواحد برهان ایشان

برتر بان مقدس میرانند که راه حق دو قدم است یکی دنیا و دیگر آخرت
چون انسان ازین بردوبه همت تمام بگذشت مترب واجب تعالی رسید و فقیر را
از جهان استغنا باید ذکر شیخ سلیمان ایشان مریدان خود را تلقین فرمودند
که هر که در پناه توبه آمد گویا او در زنا عصمت جا گرفت و محبت آزانند
که جز دوست بکس علاقه ندارد و ذکر شیخ مولانا بابا و الدین ایشان میفرمودند
طالب صادق را از ذکر حق سیر نیگردد و بغیر شغل آرام نیباشد ذکر شیخ
بهار الدین محمد بشادوی مقوله که او شانست که بلندترین مقامها خوف است
و احمق ترین انسانها آنست که گوید یافتن او تعالی اہم است و کسی را ورنه یافته
و ذکر شیخ احمد ایشان میفرمودند که موجب موت اصلی انسان دو چیز است
یکی سوال چیز غیر حق و دیگر خوف از کم نایگی و عالی همت آنکه بر نفس سرکش غالب
آید و ذکر شیخ خجری ایشان میفرمودند که تا در ولایت ترک شہوت نکند کامل نشود
و برین راه آنکه پیچید که در دست راست کتاب الله و در دست چپ سنت
رسول است و او که در روشنی او گمراه و مخدول نشود واضح باد که اگر ذکر
بالتعمیل نموده آید کتابی دیگر باید از اجمال تمام ذکر کرده شد

خاتمة الطبع

پس از ستایش خداوندی که بفضیای وجود فیض نمود و رسل و انبیاء و ائمه
جمل را یکسر زائل فرموده و بآسپه شرف بهشت آنها سلسله هدایت متعین
اقطاب و اوتاد از ابرایا کر آم و اصفیای اہل باطن و ذوی الاحترام قائم گردانید
مژده شنیدن را باد که در سین ایام نیکو انجام رساله نافع عام و عیالہ سودمند تمام
بشر و بسط تمامی محتوی و منظومی بر سوانح و سیرت و مناقب ائمه و اولاد و اہل بیت

چشتیه قدس اسرارهم واسوۃ اهل یقین پیشوا سی دین خواجہ معین الحق والدین
حضرت حسن سنجری شمس الاجیری قدس سرہ و حالات کرامت انتساب خرق
مادات حضرت از وقت ولادت با سعادت و قدوم شریف بہر مریز بوم و حصول
بیعت ظاہری و باطنی و تشریف آوردن بہندوستان و معارضہ بر اچہ پتھورا
والی اجیرتے اچکھ لین رسالہ مذکور ترجمہ باب سوم ست از کتاب ہدایین
و مونس الارواح و کتاب اشجار الجبال و اخبار الاخیار موسوم بہ و قلع
شاه معین الدین خشتی کہ صاحب استدانتی بابو لال صاحب خلف
رشید منشی کشوری لال صاحب منصف درجہ اول رئیس آلہ آباد تلمیذ خاص عالم
نبیل مولوی عظمت علی صاحب کہ بعد اصلاح استفادہ خدمت او تا خویش
این ترجمہ را بحسن عبارت رونق دادہ حالاً حسب خواہش ذائقہ شناسان مذاق نشو
بار دوم ہنگام کنونی ہفت گنج در مطبع نامی ہشتی نول کشور بجاہ نومبر ۱۳۵۷ عیسوی
منطبع شدہ آویزہ گوش روزگار گردید خدای دوچہان مقبول و مطبع عالم و عالمیان کناد



LYTTON LIBRARY, ALIGARH.

DATE SLIP

This book may be kept

FOURTEEN DAYS

A fine of one anna will be charged for
each day the book is kept over time.

م ۳۳۲

فیس

۱۶/۴۶

